اخبار کیوں دیر سے نکلا!

ناظرین الحق نے دو ہفتہ سے اپنے پیارے الحق کو جو نہ دیکھا۔ تو خادم الحق کے نام بدریافت حال عدم اشاعت الحق کئی گرامی نامہ محبت آمیز لہجہ سے صادر ہوئے۔ فرداً فرداً جواب دینا دشوار سمجھکر مناسب سمجھا گیا۔ کہ الحق میں ہی وجوہات دیر سے شایع ہونیکی عرض کر دیئے جائیں۔ اس لیے مختصر واقعات ذیل کو عرض کیے دیتا ہوں۔

الحق کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ کہ مطبع الحق کے پریسمین جبکہ یہ عاجز دو ہفتہ بیوم کے لیے بتقریب تشریف آوری حضرت خلیفۃ المسیح بمقام لاہور ۱۵ جون ۱۲ء کو دہلی سے غیر حاضر ہوا۔ تو بلا اجازت کام چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جسکا قانوناً ان کو حاصل نہ تھا۔ کیونکہ الحق پریس میں کام کرنے کے لیے پیشگی رقوم بعجلہ پریسمینوں سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ کہ زرپیشگی کام کرکے ادا کریں گے۔ جب تک کل زرپیشگی جو بغرض کام دی گئی ہے کام کرکے ادا نہ کر دیں۔ دوسری جگہ کام نہ کریں گے۔ مگر یہ فرقہ جو عہد شکنی اور انکار دہی میں دوسرے تمام دستکار گروہوں سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ کب پروا کرتا تھا۔ خادم الحق کے روپیہ کی ادائیگی کے بغیر ہی کام چھوڑ گئے جس سے لگاتار اخبار کی اشاعت میں حرج اور وقفہ ہوتا رہا۔ کبھی کسی پریسمین کو زیادہ اجرت دے کر چھپوا لیا کبھی کسیکو دو چار روپیہ پیشگی دے کر عارضی کام کرا لیا۔ مگر مستقل طور پر نہ کوئی دیگر پریسمین رکھا گیا نہ کسی نے بغیر رقم پیشگی لیے رہنا منظور کیا۔ لاچار ہو کر ۲۰ اگست ۱۲ء کو دو پریسمینوں پر زیر ایکٹ کاریگران عہد شکنی کا دعوےٰ فوجداری میں کیا گیا جنمیں سے ایک پریسمین نے پیروی مقدمہ کے لیے دو وکیل کر لیے اور دوسرے نے بیہودہ عذر و حیلے کیے مگر زرپیشگی سے اقبال کیا۔ وکیلوں کی مہربانی سے اول الذکر نے زرپیشگی وغیرہ سے قطعی انکار کر دیا۔ بطور جملہ معترضہ اسقدر اور عرض کر دوں کہ آجکل دہلی میں بوجہ جدید دار السلطنت ہونے کے بعض بعض ناتجربہ کار اور حریص لوگ دستی پریس باہر شہروں سے آ آ کر جاری کر رہے ہیں۔ اور اپنی ناتجربہ کاری یا ہوس عیاری سے دیگر مطابع کے کاریگران کو کچھ زیادہ رقم دے کر خود بھی پھنس رہے اور انہیں بھی پہنسا رہے ہیں۔ چنانچہ اسی ذیل میں ایک صاحب جو ہی جنہیں "سادھو" نام ماہوار رسالہ چھپکر نکلتا ہے۔ لاہور سے آیا۔ تو اس نے الحق کے ایک پریسمین کو اپنے دام میں پہنسایا۔ اس ہمدردی اور راستبازی نے مجبور ہو کر پریسمین غدار عہد شکن کے مقدمہ میں پیروی کرنے کے لیے اپنے رشتہ دار وکیلوں کو حمایت میں کھڑا کر دیا۔ اس طرح یہ مقدمہ ایک طول پکڑ گیا

الغرض پریس الحق کا بند رہا۔ اور مقدمات میں متواتر چار پانچ پیشیاں ہو کر آخری پیشی ۹ ماہ رواں کی ہر دو مقدمات میں لگی جسمیں وکیلوں والے ملزم کے مقدمہ میں شہادت ختم ہو کر ۱۵ اکتوبر فیصلہ سنانے کے لیے مقرر ہوئی ہے۔ اور دوسرے مقدمہ ۹ کو پیش ہو کر پریسمین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر کام پر حاضر ہو جائے۔ ورنہ بصورت عدم تعمیل حکم ۱۵ اکتوبر کو اس کو سزا دیجائیگی۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ مجھے ان مقدمات میں کسقدر تکلیف اٹھانی پڑی۔ مگر کثرت سے دعائیں کیں کہ خداوند کریم مجھے ہر ایک قسم کے جھوٹ اور بناوٹ سے جو مقدمات میں اکثر اپنے فائدے کے لیے لوگوں سے سرزد ہوتا ہے۔ بچاوے الحمد للہ کہ خدا نے ایک منٹ کے لیے بھی میرے دل پر شیطان کو تسلط نہ دیا۔ اور ہر ایک دروغ اتہام اور فریب و دغا سے مجھے محفوظ اور نقصان سے بچا یا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ صداقت کا بول بالا ہی رہتا ہے۔ جسکا تجربہ عملی طور پر مجھے ان معمولی مقدمات میں اچھی طرح ہو گیا۔ آج ۱۴ اکتوبر کو وہ پریسمین آیا ہے جسکو کام کرنے کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ اب اخبار چھپنے لگا ہے۔ انشاءاللہ آیندہ اخبار وقت پر نکلیگا۔ ناظرین اس انتظار اخبار کی تکلیف کو معاف فرماویں۔ کیونکہ امر مجبوری تھا۔

درخواست دعا بسبب صحت

برادرم احمد الدین صاحب احمدی پوچھہ بیمار ہیں۔ احمدی بزرگان و احباب سے درخواست دعا صحت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین دعا سے دریغ نہ فرمائیں گے

تولد فرزند

برادرم حاجی رحیم بخش صاحب احمدی بہادر پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا نے ان کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کی درازی عمر کے لیے دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مولود کو عمر طبعی عطا فرماوے۔ اور خادم دین سچا مسلمان بنا دے۔ آمین!

اخبار کیون دیر سے نکلا!

ناظرین الحق نے دو ہفتہ سے اپنے پیارے الحق کو جو نہ دیکھا۔ تو خادم الحق کے نام بدریافت حال عدم اشاعت الحق کئی گرامی نامہ مختلف لہجہ سے صادر ہوئے۔ فرداً فرداً جواب دینا دشوار سمجھکر مناسب سمجھا گیا۔ کہ الحق مین ہی وجوہات دیر سے شایع ہونیکو عرض کر دیئے جاوین۔ اس لیے مختصر واقعات ذیل کو عرض کیئے دیتا ہون۔

الحق کی کسی گذشتہ اشاعت مین ایک نوٹ لکھا گیا تھا۔ کہ مطبع الحق کے پریسمین جبکہ یہ عاجز دو ہا ر یوم کے لیے بتقریب تشریف آوری حضرت خلیفۃ المسیح بمقام لاہور ۱۵ جون ۱۲ء کو دہلی سے غیر حاضر ہوا۔ تو بلا اجازت کام چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جسکا قانوناً ان کو حاصل نہ تھا۔ کیونکہ الحق پریس مین کام کرنے کے لیے پیشگی رقوم دیکر پریسمینون سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ کہ زر پیشگی کام کرکے ادا کرین گے۔ جب تک کل زر پیشگی جو بغرض کام دی گئی ہے کام کر کر ادا نہ کر دین۔ دوسری جگہ کام نہ کرین گے۔ مگر یہ فرقہ جو عہد شکنی اور ازار دہی مین دوسرے تمام دستکار گروہون سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ کب پروا کرتا تھا۔ خادم الحق کے روپیہ کی ادائیگی کے بغیر ہی کام چھوڑ گئے جس سے لگاتار اخبار کی اشاعت مین حرج در وقفہ ہوتا رہا۔ کبھی کسی پریسمین کو زیادہ اجرت دے کر چھپوا لیا کبھی کسیکو دو چار روپیہ پیشگی دے کر عارضی کام کرا لیا۔ مگر مستقل طور پر نہ کوئی دیگر پریسمین رکھا گیا نہ کسی نے بغیر رقم پیشگی لیے رہنا منظور کیا۔ لاچار ہو کر ۱۲ اگست ۱۲ء کو دو پریسمینون پر زیر ایکٹ کاریگران عہد شکنی کا دعوے فوجداری مین کیا گیا جنمین سے ایک پریسمین نے بڑی مقدمے کے لیے دو وکیل کر لیے اور دوسرے نے بیہودہ عذر حیلے کیے مگر زر پیشگی سے اقبال کیا۔ وکیلون کی مہربانی سے۔ اول الذکر نے زر پیشگی وغیرہ سے قطعی انکار کر دیا۔ بطور جملہ معترضہ اسقدر اور عرض کر دون کہ آجکل دہلی مین بوجہ جدید دار السلطنت ہونے کے بعض بعض ناتجربہ کار اور حریص لوگ دستی پریس باہر شہرون سے آ آ کر جاری کر رہے ہین۔ اور اپنی ناتجربہ کاری یا ہوشیاری سے دیگر مطابع کے کاریگران کو کچھ زیادہ رقم دے کر خود بھی رہے اور اورانہین بہکا رہے ہین۔ چنانچہ اسی ذیل مین ایک ساد ہو بھی جنمین مسماۃ ساد ہو نام ماہوار رسالہ چھپکر نکلتا ہے۔ لاہور سے آیا۔ تو اس نے الحق کے ایک پریسمین کو اپنے دام مین پھنسایا۔ ہمدردی اور راستبازی نے مجبور ہو کر پریسمین غدار عہد شکن کے مقدمہ مین پیروی کرنے کے لیے اپنے رشتہ دار وکیلون کو حمایت مین کھڑا کر دیا۔ اس طرح یہ مقدمہ ایک طول پکڑ گیا الغرض پریس الحق کا بند رہا۔ اور مقدمات مین متواتر چار پانچ پیشیان ہو کر آخری پیشی ۷ و ۹ ماہ رواں کی ہر دو مقدمات مین لگی جسپر وکیلون والے ملزم کے مقدمہ مین شہادت تکمیل ہو کر ۱۵ اکتوبر فیصلہ سنانے کے لیے مقرر ہوئی ہے۔ اور دوسرا مقدمہ ۹ کو پیش ہو کر پریسمین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر کام پر حاضر ہو جاوے۔ ورنہ بصورت عدم تعمیل حکم ۱۵ کو اس کو سزا دیجاویگی۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ مجھے ان مقدمات مین کسقدر تکلیف اٹھانی پڑی۔ مگر کثرت سے دعائین کین کہ خدا کریم مجھے ہر ایک قسم کے جھوٹ اور بناوٹ سے جو مقدمات مین اکثر اپنے فائدے کے لیے لوگون سے سرزد ہوتا ہے۔ بچا وے الحمد للہ کہ خدا نے ایک منٹ کے لیے بھی میرے دل پر شیطان کو تسلط نہ دیا۔ اور ہر ایک دروغ اتہام اور فریب و دغا سے مجھے محفوظ اور نقصان سے بھی بچایا۔ اس مین شک نہین۔ کہ صداقت کا بول بالا ہی رہتا ہے۔ جسکا تجربہ عملی طور پر مجھے ان معمولی مقدمات مین اچھی طرح ہو گیا۔ آج ۱۴ اکتوبر کو وہ پریسمین آیا ہے جسکو کام کرنے کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ اور اخبار چھاپنے لگا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اخبار وقت پر نکلیگا۔ ناظرین اس انتظار اخبار کی تکلیف کو معاف فرماوین۔ کیونکہ امر مجبوری تھا۔

درخواست دعاء صحت

برادرم احمد الدین صاحب احمدی پوچھہ بیمار ہین احمدی بزرگان و احباب سے درخواست دعاء صحت کرتے ہین۔ امید ہے کہ ناظرین دعا سے دریغ نہ فرمائین گے

تولد فرزند

برادرم حاجی رحیم بخش صاحب احمدی بہادر پور سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ خدا نے ان کو فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کی عمر کے لیے دعا فرماوین اللہ تعالیٰ مولود کو عمر طبعی عطا فرماوے۔ اور خادم دین سچا مسلمان بناوے۔ آمین!

جلد ۱۲ مطبوعہ ۱۸ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۱۳۳۰ھ

اخبار الحق دہلی

لاظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۹)

گذشتہ سے پیوستہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان اشتہارات بالا اور کتاب "ست بچن" سے بخوبی ثابت کر دیا کہ عالیجناب حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک صادق اور راستباز انسان تھے اور باوا صاحب ممدوح نے اوس خدا سے تعلق پیدا کر لیا تھا۔ جو حقیقی ازلی اور ابدی غیر متغیر خدا ہے۔ اور جسکی طرف لیجانے کے واسطے ابتدار دنیا سے لیکر آجتک ہمیشہ راہ نماؤن کا سلسلہ انبیاء و مرسلین کے نام سے جاری رہا ہے۔ ہان یہہ ضرور ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنی نادر تصنیف ست بچن مین دلائل واقعیہ اور براہین و ادلہ قاطعہ کے ساتھہ جنسے چشم پوشی ممکن تھی معتدہ ہوکر جناب باوا صاحب کو ایک سچا مسلمان تسلیم کیا ہے۔ اور کامل ثبوتون کے ساتھہ اس دعوے کو مکمل فرمایا ہے مسلمان ہونا۔ کوئی چڑاونی بات نہین۔ نہ یہہ کوئی توہین ہے۔ نہ یہہ خلاف تہذیب لفظ ہے۔ مسلمان کے معنے جو عربی زبان مین ہین اور جن پر اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید ناطق ہے یہ ہین۔

مسلمان کے معنے | اصطلاح عرب مین مسلمان وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی راہ مین اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنے اپنی تمام طاقتون کو روحانی ہون یا جسمانی اوس حقیقی کامل خدا کے لیے اور اوسکے ارادون کی پیروی کے لیے اور اسکی رضامندی حاصل کرنیکے لیے وقف کردے۔ مطلب یہہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالےٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اسطرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالےٰ کی شناخت اور اسکی تابعداری اور اوسکے عشق و محبت اور اوس کی رضامندی حاصل کرنیکے لیے بنائی گئی ہے۔

عملی طور پر اسطرح کہ خالصاً لللہ ہی کے لیے حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خدا داد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھہ رہا ہے"

جبکہ لفظ مسلمان کے اسلام مین یہہ معنے ہین تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے کیا برائی کی جو باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان فرمایا۔ حضرت ممدوح کا اور آپکی تمام جماعت کا جو چار پانچ لاکھہ سے زیادہ ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے قول سے ایک یہہ عقیدہ ہو گیا کہ جناب باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ واقعی باخدا مرد مسلمان تھے اور سچے دل سے تمام جماعت احمدیہ مثل دیگر اپنے بزرگان دین کے جناب باوا صاحب کی عزت کرنے لگی اور قلبی محبت کا اظہار ہر ایک احمدی کی زبان و قلم سے باوا صاحب کے متعلق ہونے لگا۔ اور جناب باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توہین یا ہتک سے تمام احمدیون کو اوسی قدر رنج محسوس ہونے لگا جسقدر اونکے کسی دیگر بزرگ دینی اور پیشوا کی توہین سے ہوتا۔ یہہ ایک احسان عظیم تھا جو مرزا صاحب علیہ السلام نے معزز قوم سکھ کے ساتھہ کیا۔ اسکا بدلہ ہمارے پنجابی سکھون کی طرف سے یہہ ہونا چاہیے تھا۔ کہ وہ مدت کے بچھڑے ہوے دوڑکر ہمارے گلے سے ملجاتے۔ اور باہمی شیر و شکر ہو جاتے مگر تعصب کا ستیاناس ہو کہ اوسنے اپنا رنگ جمایا اور بعض سکھہ بھائیون کے دلو نمین اس احسان کو بدنما کر دکھلایا۔

مطبوعہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار الحق دہلی

سنہ ۱۳۳۰ھ

و اظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۹)

گذشتہ سے پیوستہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان اشتہارات بالا اور کتاب "ست بچن" سے بخوبی ثابت کر دیا کہ عالیجناب حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک صادق اور راستباز انسان تھے اور باوا صاحب ممدوح نے اوس خدا سے تعلق پیدا کر لیا تھا۔ جو حقیقی ازلی اور ابدی غیر متغیر خدا ہے۔ اور جسکی طرف لیجانے کے واسطے ابتدائے دنیا سے لیکر آجتک ہمیشہ راہ نماؤن کا سلسلہ انبیاء و مرسلین کے نام سے جاری رہا ہے۔ ہان یہہ ضرور ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنی نادر تصنیف ست بچن مین دلائل واقعیہ اور براہین و ادلہ قاطعہ کے ساتھ جنکا سے چشم پوشی کرنی قطعی معتذر ہو کر جناب باوا صاحب کو ایک سچا مسلمان تسلیم کیا ہے۔ اور کامل ثبوتون کے ساتھ اس دعوے کو مکمل فرمایا ہے مسلمان ہونا۔ کوئی چڑاونی بات نہین۔ نہ یہہ کوئی توہین ہے۔ نہ یہہ خلاف تہذیب لفظ ہے۔ مسلمان کے معنے جو عربی زبان مین ہین اور جن پر اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید ناطق ہے یہ ہین۔

مسلمان کے معنے — اصطلاح عرب مین مسلمان وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی راہ مین اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنے اپنی تمام طاقتون کو روحانی ہون یا جسمانی اوس حقیقی کامل خدا کے لئے اور اوسکے ارادون کی پیروی کے لئے اور اسکی رضامندی حاصل کرنیکے لئے وقف کر دے۔ مطلب یہہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالےٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اسطرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالےٰ کی شناخت اور اسکی تابعداری اور اسکے عشق و محبت اور اوس کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے بنائی گئی ہے۔

عملی طور پر اسطرح کہ خالصاً للہ ہی کے لئے حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے"

جبکہ لفظ مسلمان کے اسلام مین یہہ معنے ہین تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے کیا برائی کی جو باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان فرمایا۔ حضرت ممدوح کا اور آپکی تمام جماعت کا جو چار پانچ لاکھ سے زیادہ ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے قول سے ایک ہم یہہ عقیدہ ہو گیا کہ جناب باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ واقعی باخدا مسلمان تھے اور سچے دل سے تمام جماعت احمدیہ مثل دیگر اپنے بزرگان دین کے جناب باوا صاحب کی عزت کرنے لگی اور قلبی محبت کا اظہار ہر ایک احمدی کی زبان و قلم سے باوا صاحب کے متعلق ہونے لگا۔ اور جناب باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توہین یا ہتک سے تمام احمدیون کو اوسی قدر رنج محسوس ہونے لگا جسقدر اونکے کسی دیگر بزرگ دینی اور پیشوا کی توہین سے ہوتا۔ یہہ ایک احسان عظیم تھا جو مرزا صاحب علیہ السلام نے معزز قوم سکھ کے ساتھ کیا۔ اسکا بدلہ ہمارے پنجابی سکھون کی طرف سے یہہ ہونا چاہئے تھا۔ کہ وہ مدت کے بچھڑے ہوئے دوڑ کر ہمارے گلے سے ملجاتے۔ اور باہمی شیر و شکر ہو جاتے مگر تعصب کا ستیاناس ہو کہ اوس نے اپنا رنگ جمایا اور بعض سکھ بھائیون کے دلو نمین اس احسان کو بدنما کر دکھلایا۔

یہہ ہم شروع مضمون مین لکھہ چکے ہین کہ جتنے صادق اور راستباز گذرے ہین اون سب کا یہی عمل و قول ہوتا ہے اور رہا ہے کہ وہ کسی راستباز اور خدا کے برگذیدہ انسان کی جو ان سے پہلے گذرے ہون تکذیب اور توہین نہین کیا کرتے کیونکہ وہ خود اسی صادق گروہ مین سے ہوتے ہین۔ اگر ان کی تکذیب کرین تو اس سے خود اپنی تکذیب لازم آجاتی ہے۔ اور بڑی علامت اون کی صداقت کی یہی ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر حال مین سچے اور بزرگان خدا کے دوست اور محب ہوتے ہین نہ دشمن اور مکذب۔ اسی اصول کے مطابق حضرت مرزا صاحب نے باوا صاحب ممدوح کو پایا۔ کہ آپ نے کبھی اپنی زبان سے کسی صادق انسان کی تکذیب نہین کی۔ اور ہمیشہ اپنے اقوال اور افعال سے صادق کی تصدیق پر مہر کرتے رہے۔

چنانچہ تمام صادقون کے سردار حضرت امام الانبیا خاتم المرسلین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم جیسے رفیع الشان انسان کامل کے آپ عملاً و قولاً مصدق رہنے۔ اور ہر طرح اپنے حال و قال سے آنحضرت کے فدا رہے۔ اس کے ثبوت مین باوا صاحب کا وہ چولہ جو آجتک بطور یادگار و تبرک ڈیرہ نانک مین موجود ہے جسکو تادم حیات باوا صاحب نے اپنے جسم مبارک سے جدا نہین کیا کافی گواہ ہے۔ چولہ صاحب تمام آیات قرآنی و تصدیق کلام ربانی و اسلام کے بانی علیہ الصلوۃ والسلام سے مملو ہے۔ علاوہ ازین وہ تبرکات جو جناب باوا صاحب علیہ الرحمتہ کے بمقام گورو ہر سہائے واقعہ ضلع فیروزپور مین آج موجود ہین آپ کے صادق اور مسلمان مرد خدا ہونے پر بین شہادت ہین۔ ان تبرکات مین ایک قرآن شریف ہے۔

باوا نانک صاحب اور قرآن شریف

گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور مین جو گورو بشن سنگھ صاحب گورو رام داس صاحب کی اولاد مین سے گدی نشین ہین اون کے قبضہ مین یہہ تبرکات ہین۔ ان تبرکات مین ایک تسبیح اور ایک قرآن شریف اور چند دیگر اشیاء ہین۔ ان تبرکات اور قرآن شریف کی زیارت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے معزز شاگردون نے … اپریل ۱۹۰۸ء و شنبہ کے دن کی اور گورو بشن سنگھ صاحب نے … شریف کھولا۔ ان معززین نے اسکو پڑھا۔ وہ ایک نہایت … حمائل شریف ہے جسکا سائز تخمیناً تین انچ چوڑا اور … انچہ لمبا ہے

سنہری جدولین ہین۔ بس ایک طرف تو وہ چولہ صاحب ہے جس پر تمام آیات قرآن مجید منقش ہین۔ دوسری طرف یہہ حمائل شریف ہے۔ اور یہہ دونون معزز خاندان کے سکھون کے پاس نسلاً بعد نسل بطور تبرک و یادگار باوا صاحب آج تک محفوظ چلے آتے ہین تیسری شہادت "بابا بالا صاحب کی بڑی جنم ساکھی" ہے۔ جس مین باوا نانک صاحب کے وہ بچن منقول ہین جو صداقت اسلام و تصدیق نبی علیہ السلام بانی اسلام سے متعلق ہین اور یہہ سب کچھ سکھ صاحبان کے پاس ہی ہین جنم ساکھی مطبوعہ کتاب ہے۔ جو ٹیکسٹن پریس لاہور انارکلی مین تیسری بار طبع ہوئی ہے۔ ان تمام امور کو یکجا نظر کرنے سے ایک سلیم الفطرت انسان کو باوا صاحب کے صادق مسلمان ہونے مین کوئی کلام نہین رہتا۔ اور یہہ کوئی اچنبے کی بات نہین نہ کوئی بناوٹی امور ہین۔ نہ خلاف واقعات۔ انہین وجوہات نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو جناب باوا صاحب علیہ الرحمت کے مسلمان ہونے پر مجبور کیا۔ اور آپ نے بلاخوف اپنے دیگر مسلمانون بہ کے اس شہادت حقہ کو نہایت زور شور سے بذریعہ کتاب ست بچن و چشمہ معرفت و دیگر اشتہارات ظاہر فرما دیا۔

مگر افسوس ہے کہ اس احسان اور محبت کا بدلہ سکھ قوم کی طرف سے اچھا نہ ملا۔ جیسا کہ ناظرین ذیل کا واقعہ سنکر حیران ہونگے کہ سکھہ قوم کے معزز سردار راجندر سنگھ صاحب نے جو شاید کسی اخبار کے مالک یا ایڈیٹر بھی تھے۔ ان اشتہارات و کتاب ست بچن کے جواب مین ایک نہایت گندہ پر از دشنام رسالہ جسکا نام ہی دل آزار خبط قادیانی کا علاج رکھا شایع کیا۔ اس پوتھی مین سردار راجندر سنگھہ صاحب نے تمام راستبازون کے پیشوا امام الانبیا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین سخت بد تہذیب الفاظ اور گالیان بلکہ نہایت بیباکی سے بے ادبی کی چنانچہ راجندر سنگھہ صاحب کے خبط کے جواب مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حسب ذیل اشتہار دیا۔

"سردار راجندر سنگھہ صاحب متوجہ ہو کر سنین"

آپ کا رسالہ جس کا نام آپ نے خبط قادیانی کا علاج رکھا ہے میرے پاس پہونچا ہمارا افسوس اور بھی آپ کی نسبت ہوتا ہے جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ کس ادب اور تہذیب سے ہم نے ست بچن کو تالیف کیا تھا اور کیسے نیک الفاظ

سے آپ کے باباصاحب کو یاد کیا تہا۔ اسکا عوض آپ
نے یہہ دیا۔ خدا کا وہ مقدس پیارا جس نے اسکی عزت
کے لئے اپنی جان کو ایک کیڑے کی جان کے برابر بہی
عزت نہین دی اور اسکے لیے ہزارون موتون کو قبول
کیا اسکو آپ نے گندی گالیان دین اور اسکی پاک شان
مین طرح طرح کی بیباکیان اور شوخیان کین میرا
خیال ابتک نہ تہا کہ سکہہ صاحبون
مین ایسے لوگ بہی ہین
اے غافل! وہی
ایک نور ہے
جس نے
دنیا
کو
...
مین پایا
اور روشن
کیا۔ مردہ پایا
اور جان بخشی۔ بہلا
بتاؤ کہ اسکے سوا آج اس
موجودہ دنیا مین کون ہے جسکا کوئی
پیرو دم مار سکتا ہو کہ مین دعا اور خدا کی نصرت مین اپنے
مخالف پر غالب آسکتا ہون؟ یون تو کوچہ کوچہ اور گلی گلی
مین مذہب پہیلے ہوئے ہین۔ اور ہر ایک اپنے نبی یا
اوتار کے عجوبے قصون اور کہانیون سے زنگین
بیان کر رہے لیکن سوال تو یہہ ہے کہ ان قصون کا
ثبوت کیا ہے۔ اگر یہ قصے صحیح تہے تو اب کیون یہ

مصیبت آئی کہ ان لوگون کے ہاتہہ مین صرف قصے ہی قصے
رہگئے؟ سچون کا نور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ذرا خود انصاف
کرو کہ کیا گذشتہ باتون کا فیصلہ صرف باتون سے ہو سکتا
ہے؟ کوئی برا مانے یا بہلا مگر مین سچ سچ کہتا ہون کہ ان تمام
مذہبون مین سے سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا
ہاتہہ ہے اور وہی مقبول دین ہے جسکی قبولیت کے
نور ہر ایک زمانے مین ظاہر ہوتے
مین یہہ نہین کہ پیچہے رہگئے
ہر زمانہ سو دیکہو امین
گواہی دیتا ہون
کہ وہ روشنی
مذہب
اسلام
...
ہے
جسکے
ساتھ خدا
کی تائید ین ہر
وقت شامل ہین کیا
ای بزرگ قدروہ رسول ہے
جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ معارف نئی
پاتے ہین اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی
محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے
تب ہماری دعائین قبول ہوتی ہین۔ اور عجائب کام ہمسے
صادر ہوتے ہین زندہ خدا کا مزا ہم اسی راہ مین دیکہتے
ہین باقی سب مردہ پرستیان ہین۔"
یہانتک تو سردار ریلج اندر صاحب کو توجہ دلائی گئی ہے اس سے آگے

کیا آپ کو معلوم نہین؟

مولوی ثناء اللہ منکر امرتسری کے مایۂ ناز چہوٹے سے رسالہ "الہامات مرزا" نام کا مکمل مفصل مدلل مسکت تحقیقی جواب باصواب نہایت شائستہ اور متین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلم اہل قلم اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم سلمہ الرحمن نے لکہدیا ہے جسکو عاجز خادم الحق نے جسکے دلمین تمام احمدیوں کی طرح بفضل خدا شان مکالمہ کی پردہ دری اور اسکی یہودیت کو طشت ازبام کرنیکا حقیقی جوش ہے محض الہی تائید سے بڑی تقطیع پر طبع کرکے عین عید الفطر کے دن شایع کر دیا ہے اس جواب کا نام آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجیب یعنے شیخ تراب صاحب کے پیشکردہ مسودہ پر دست مبارک سے الفاظ ذیل ارقام فرمائے کہ "شیخ صاحب! اللہ تعالےٰ آپ کو روح القدس سے موید فرمادے یہہ میری دلی دعا ہے" سو واقعی اس دعا کے طفیل اور صدقہ سے شیخ صاحب سلمہ نے اس کتاب کو روح القدس کی تائید سے ہی لکہا ہے جسکا اندازہ منصف اہل علم مطالعہ کرنے پر بخوبی کر سکتے ہین۔ ہر ایک پیشگوئی پر سیر کن بحث کی ہے جس سے کتاب ضخیم ہوگئی اور ۲۳ جزو پر ختم ہوئی ہے۔ بغرض عام اشاعت اس عاجز نے اس کی قیمت بے جلد کی عہ اور مجلد کی عہ معہ محصولڈاک رکہی ہے اگر آپ نے اسکا اب تک مطالعہ نہین کیا تو فوراً طلب کرکے ملاحظہ فرمائیے "پڑہکر اگر آپ یہہ نہ بولین اور نہین سنادین تو ہمارے چند درم جان خریدم۔ بحمد اللہ زہے ارزان خریدم۔" تو ہمارا ذمہ۔ قیمت معہ محصولڈاک مجلد عہ بیجلد عہ

المعلن

عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی

دہلی

سے آپ کے بابا صاحب کو یاد کیا تہا - اسکا عوض آپ
نے یہہ دیا - خدا کا وہ مقدس پیارا جس نے اسکی عزت
کے لئے اپنی جان کو ایک کیڑے کی جان کے برابر بھی
عزت نہین دی اور اسکے لئے ہزارون موتون کو قبول
کیا اسکو آپ نے گندی گالیان دین اور اسکی پاک شان
مین طرح طرح کی بیباکیان اور شوخیان کین میرا
خیال ابتک نہ تہا کہ سکھ صاحبون
مین ایسے لوگ بھی ہین
اے غافل! وہی
ایک نور ہے
جس نے
دنیا
کو

تبلیغ
مین پایا
اور روشن
کیا مردہ پایا
اور جان بخشی - بہلا
بتاؤ کہ اسکے سوا آج اس
موجودہ دنیا مین کون ہے جسکا کوئی
پیرو دم مارسکتا ہو کہ مین دعا اور خدا کی نصرت مین اپنے
مخالف پر غالب آسکتا ہون؟ یون تو کوچہ کوچہ اور گلی گلی
مین مذہب پہیلے ہوئے ہین - اور ہر ایک اپنے نبی یا
اوتار کے عجوبے قصون اور کہانیون سے رنگین
بیان کر رہے ہے لیکن سوال تو یہہ ہے کہ ان قصون کا
ثبوت کیا ہے - اگر یہہ قصے صحیح تھے تو اب کیون یہ

مصیبت آئی کہ ان لوگون کے ہاتھ مین صرف قصے ہی قصے
رہگئے؟ سچون کا نور ہمیشہ قائم رہتا ہے - ذرا غور و انصاف
کرو کہ کیا گذشتہ باتون کا فیصلہ صرف باقون سے ہوسکتا
ہے؟ کوئی جھٹلا دے یا بہلا مگر مین سچ سچ کہتا ہون کہ ان تمام
مذہبون مین سے سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا
ہاتھ ہے اور وہی مقبول دین ہے جسکی قبولیت کے
نور ہر ایک زمانے مین ظاہر ہوتے
مین یہہ نہین کہ پیچھے رہگئے
ہزارہا سو دیکھو امین
گواہی دیتا ہون
کہ وہ روشن
مذہب
اسلام

ہے
جسکے
ساتھ خدا
کی تائید مین ہر
وقت شامل ہین لیا
ای بزرگ قدر وہ رسول ہے
جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ فیوض
پاتے ہین اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی
محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے
تب ہماری دعائین قبول ہوتی ہین - اور عجائب کام ہم سے
صادر ہوتے ہین زندہ خدا کا مزا ہم اسی راہ مین دیکھتے
ہین باقی سب مردہ پرستیان ہین "
یہانتک تو سردار ریلج اندر صاحب کو توجہ دلائی گئی ہے اس سے آگے

کیا آپ کو معلوم نہین؟

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مایۂ ناز چہوٹے سے رسالہ "الہامات مرزا" نام کا مکمل مفصل مدلل مسکت
تحقیقی جواب باصواب نہایت شائستہ اور متین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلم اہل قلم اخویم شیخ یعقوب علی
صاحب تراب ایڈیٹر الحکم سلمہ الرحمن نے لکھدیا ہے جسکو عاجز خادم الحق نے جسکے دلمین تمام احمدیوں کی طرح بفضل خدا
ثنائی مکائد کی پردہ دری اور اسکی یہودیت کو طشت از بام کرنیکا حقیقی جوش ہے محض الہی تائید سے بڑی تقطیع پر
طبع کر کے عین عید الفطر کے دن شائع کردیا ہے اس جواب کا نام آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا
ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجیب یعنی شیخ تراب صاحب کے پیشکردہ مسودہ پر دست مبارک سے الفاظ
ذیل ارقام فرمادئے کہ "شیخ صاحب! اللہ تعالے آپ کو روح القدس سے مؤید فرما دے یہہ میری دلی
دعا ہے" سو واقعی اس دعا کے طفیل اور صدقہ سے شیخ صاحب سلمہ نے اس کتاب کو روح القدس کی تائید سے ہی لکھا
ہے جسکا اندازہ صرف اہل علم مطالعہ کرنے پر بخوبی کرسکتے ہین - ہر ایک پیشگوئی پر سیر کن بحث کی ہے جس سے کتاب
ضخیم ہوگئی اور ۲۳ جزو پر ختم ہوئی ہے - بغرض عام اشاعت اس عاجز نے اس کی قیمت بے جلد کی
عصہ اور مجلد کی عہ معہ محصولڈاک رکہی ہے اگر آپ نے اسکا اب تک مطالعہ نہین کیا تو فوراً طلب کر کے
ملاحظہ فرمائیے "پڑہکر اگر آپ یہہ نہ بول اوٹہین کہ ہما دے چند و اوہم جان خریدیم - بحمد اللہ ز ہے
ارزان خریدم - تو ہمارا ذمہ - قیمت معہ محصولڈاک مجلد عہ بیجلد عصہ

المعلن

عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی
دہلی

اسوقت تمہارے مذکورہ میں اسطرح تحدی فرمائی ہے۔

کہاں ہیں مردہ پرست کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست کیا وہ ہمارے آگے ٹھہر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے رہتے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا۔ دیکھو! میں کہتا ہوں کہ وہ شرمندہ ہونگے اور عنقریب چھپتے پھرینگے۔ اور وہ وقت آگیا کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے منہ پر طمانچے ماریگا اور انہیں نہیں دکھائی دیگا کہ کہاں چھپیں۔

اس کے بعد آپ نے اپنا کشف بیان فرمایا ہے جس میں باوا نانک صاحب سے کشفی ملاقات کا حسب ذیل اظہار کیا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ میں نے دو مرتبہ باوا نانک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے ان کو اس بات کا اقراری پایا ہے کہ انہوں نے اسی نور سے روشنی حاصل کی ہے۔ فضولیاں اور جھوٹ بولنا مردار خواروں کا کام ہے میں وہی کہتا ہوں کہ جو میں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے میں باوا نانک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ اس چشمہ سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں اور خدا تعالے جانتا ہے کہ میں اس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے۔

بعد اظہار کشف پھر راجہ اندر سنگھ صاحب کو مقابلہ کیلئے نہایت چیلنج دیا کہ

اب اگر آپ کو اس بات سے انکار ہے کہ باوا صاحب مسلمان تھے اور نیز آپ کو اس بات پر اصرار ہے کہ بقول آپ کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ بدکار آدمی تھے تو میں آپ پر صرف منقولی استدلال سے اتمام حجت کرنا نہیں چاہتا بلکہ ایک اور طریق سے آپ پر خدا کی حجت پوری کرنا چاہتا ہوں جو آگے چلکر بیان کرونگا

آگے چلکر حضور پرنور مسیح موعود علیہ السلام نے سردار راجندر سنگھ صاحب پر ایسے عمدہ طریق اور صاف الفاظ میں سیدھی سادے اتمام حجت کرکے لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی پوری کر دکھلائی کہ جس سے کسی گوش شنوا اور چشم بینا کو انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

وہ طریق جس کے رو سے اسوقت آپ پر خدا کی حجت پوری کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ کا دعوے ہے کہ باوا نانک صاحب مسلمان نہیں تھے اور میں کہتا ہوں کہ وہ بحقیقت وہ مسلمان تھے دوسرے آپ کا دعوے ہے کہ نعوذ باللہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بدکار اور فاسق آدمی تھے اور باوا نانک صاحب آنجناب سے بیزار تھے اور آنحضرتؐ کو برا کہا کرتے تھے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے باوا صاحب درحقیقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فدا تھے۔ اب فیصلہ اس طرح پر ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اگر اپنے اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں تو ایک مجلس میں اس مضمون کی قسم کھا دیں۔

باقی مضمون صفحہ پر ملاحظہ کرو

ہمدرد کی ضمانت

آجکل تمام اردو اخبارات میں یہ خبر شائع ہو رہی ہے کہ اخبار کامریڈ جو کہ کلکتہ سے دہلی میں آگیا ہے اور اب انشاء اللہ اکتوبر کی کسی ہفتہ میں دہلی سے شائع ہوگا نیز اسی پریس سے جو ایک روزانہ پرچہ اردو "ہمدرد" نامی بڑی آب و تاب سے نکلیگا اور غالباً وہ ہفتہ جاری ہوگا۔ کے پبلیشر مسٹر محمد علیخان صاحب سے مسٹر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے مبلغ دوہزار روپیہ کی ضمانت لی ہے۔ اس خبر کو پڑھکر اور ہر ایک موافق و مخالف اخبار میں دیکھکر ہم تو حیران ہی ہوگئے کیا آئی ہنوز کامریڈ اور ہمدرد دونوں میں سے یکم اکتوبر تک ڈکلریشن بھی داخل نہیں ہوا پھر ضمانت کیسے ہوگئی۔ اور اس حیرانی کو دور کرنیکے واسطے ہمنے خود مسٹر محمد علیخان صاحب سے حاضر ہوکر دریافت کیا تو وہ ہم سے بھی زیادہ اس خبر کو سنکر حیرت زدہ ہوئے اور فرمایا کہ چونکہ اردو اخبارات کے ذرائع معلومات نہایت قابل اطمینان اور صحیح ہوتی ہیں اسلئے ممکن ہے کہ کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ بے بنیاد اور محض غلط خبر نہایت خوش ہوکر صداق سمجھکر مشہور کر دی۔ بہر حال ہاتھ آیا کہ مغلطی میں لکھ ماری۔ اگرچہ ضمانت کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں اور نہ ضمانت کے دینے سے پبلیشر موصوف کو کچھ عذر ہو سکتا ہے نہ انکو ضمانت کیلئے اپنے خریداروں سے کسی قسم کی اپیل کرنی ہے مگر افسوس اور تعجب تو اس امر کا ہے کہ جس بات کا ہنوز کوئی تذکرہ تک نہیں اور اسکے وقوع تک کو ان مخبران صادق نے کہاں سے دھر گھسیٹا۔ ایسی بے بنیاد اور جھوٹی خبر دینے والے سیکر پریس سخت بدنام اور ناقابل اعتبار ہوتا ہے ہم بڑے زور سے اسکی تردید کرتے ہیں آج یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء تک نہ دونوں اخبار ہمدرد دہلی میں ڈکلریشن داخل ہوا ہے نہ کسی ضمانت کا ادخال کا حکم صادر کیا گیا ہے ہنوز مشین وغیرہ لگائی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مکمل ہو جائیگی پہلا پرچہ انشاء اللہ

اشتہار مذکور میں اس طرح تحدی فرمائی ہے۔

کہاں ہیں مردہ پرست کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست کیا وہ ہمارے آگے ٹھہر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا۔ دیکھو! میں کہتا ہوں کہ وہ شرمندہ ہونگے اور عنقریب چھپتے پھرینگے۔ اور وہ وقت آگیا کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے منہ پر طمانچے ماریگا اور انہیں نہیں دکھائی دیگا کہ کہاں چھپیں"

اس کے بعد آپ نے اپنا کشف بیان فرمایا ہے جس میں باوا نانک صاحب سے کشفی ملاقات کا حسب ذیل اظہار کیا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ میں نے دو مرتبہ باوا نانک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے ان کو اس بات کا اقراری پایا ہے کہ انہوں نے اسی نور سے روشنی حاصل کی ہے نخوبیاں اور جھوٹ بولنا مردار خواروں کا کام ہے میں وہی کہتا ہوں کہ جو میں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے میں باوا نانک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ اس چشمہ سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں اور خدا تعالے جانتا ہے کہ میں اس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے"

بعد اظہار کشف پھر راج اندر سنگھ صاحب کو مقابلہ کیلئے یوں چیلنج دیا کہ

اب اگر آپ کو اس بات سے انکار ہے کہ باوا صاحب مسلمان تھے اور نیز آپ کو اس بات پر اصرار ہے کہ بقول آپ کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ بدکار آدمی تھے تو میں آپ پر صرف منقولی استدلال سے اتمام حجت کرنا نہیں چاہتا بلکہ ایک اور طریق سے آپ پر خدا کی حجت پوری کرنا چاہتا ہوں جو آگے چلکر بیان کرونگا

آگے چلکر حضور پر نور مسیح موعود علیہ السلام نے سردار راجندر سنگھ صاحب پر ایسے سیدھا طریق اور صاف اور سیدھی راہ سے اتمام حجت کرنے کے لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی پوری کر دکھلائی ہے جس سے کسی گوش شنوا اور چشم بینا کو انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

وہ طریق جس کے رو سے اسوقت آپ پر خدا کی حجت پوری کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ کا دعوے ہے کہ باوا نانک صاحب مسلمان نہیں تھے اور میں کہتا ہوں کہ وہ بحقیقت وہ مسلمان تھے دوسرے آپ کا دعوے ہے کہ نعوذ باللہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بدکار اور فاسق آدمی تھے اور باوا نانک صاحب آنجناب سے بیزار تھے اور آنحضرت کو برا کہا کرتے تھے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے باوا صاحب درحقیقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فدا تھے۔ اب فیصلہ اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ آپ اگر اپنے اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں تو ایک مجلس میں اس مضمون کی قسم کھا دیں۔ باقی مضمون صفحہ ... پر ملاحظہ کرو

ھمدرد کی ضمانت

آجکل تمام اردو اخبار میں یہ خبر شایع ہو رہی ہے کہ اخبار نامہ پیڈ جو کہ کلکتہ سے دہلی میں آگیا ہے اور ان شاء اللہ اکتوبر کی کسی ہفتہ میں دہلی سے شایع ہوگا نیز اسی زیر یسی جو ایک روزانہ پرچہ اردو "ہمدرد" نامی بڑی آب و تاب سے نکلیگا اور غالباً وہ ہفتہ جاری ہوگا کے پبلیشر مسٹر محمد علیخان صاحب سے مسٹر ملک مجسٹریٹ دہلی نے مبلغ دو ہزار روپیہ کی ضمانت لی ہے۔ اس خبر کو پڑھکر اور ہر ایک موافق و مخالف اخبار میں دیکھکر ہم تو حیران ہی ہوگئے کہ یا آلہی ہنوز کامریڈ اور ہمدرد دونوں میں سے کوئی اکتوبر تک تو کسی نیا ڈکلریشن ہی داخل نہیں ہوا پھر ضمانت کیسے ہوگئی۔ اور اس خبر ابی کو دور کرنیکے واسطے ہمنے خود مسٹر محمد علیخان صاحب سے حاضر ہوکر دریافت کیا تو وہ ہمسے بھی زیادہ اس خبر کو سنکر حیرت زدہ ہوئے اور فرمایا کہ چونکہ اردو اخبار عکے ذرایع معتبر نہایت نا قابل اطمینان اور صحیح ہوتی ہیں اسلئے ممکن ہے کہ کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ بے بنیاد اور محض غلط خبر نہایت خوش ہوکر مصداق مفرعہ مشہور کہ سو ہزار ہاتھ آیا یا مغلئی ہیں ۔ لکھ ماری ۔ اگرچہ ضمانت کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں اور نہ ضمانت کے دینے سے پبلیشر موصوف کو کچھ عذر ہو سکتا ہے نہ انکو ضمانت کیلئے اپنے خریداروں سے کسی قسم کی اپیل کرنی ہے مگر افسوس اور تعجب تو اس امر کا ہے جس بات کا ہنوز کوئی تذکرہ تک نہیں اوسکے وقوع تک کو ان مخبران صادق نے کہاں سے دیکھ لیا۔ ایسی بے بنیاد اور جھوٹی خبر دینے والوں پر سخت بدنام اور ناقابل اعتبار ہو رہا ہے یہم بڑے زور سے اسکی تردید کرتے ہیں کہ آج یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء تک نہ تو ان اخبار دہلی میں ڈکلریشن داخل ہوا ہے نہ کسی ضمانت کی ادخال کا حکم صادر کیا گیا ہے ہنوز مشینیں وغیرہ لگائی جا رہی ہیں اور انشاءاللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ مکمل ہو جائینگی پھر جب پہلا پرچہ انگریزی اخبار نکلیگا اسی کے

جواز سلام بر علی علیہ السلام

میرے مکرم بھائی جناب مولوی کبیر الدین احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ بذریعہ ایک گرامی نامہ کے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مولوی صاحب غیر احمدی کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے مین نے ایک موقع پر حضرت علی اسد اللہ الغالب کے نام پر لفظ "علیہ السلام" کا بولا اور حق بولا خدا واسطے بولا۔ کوئی بات نہ تھی مگر مولوی مذکور نے ایک مجلس کے سامنے مجھے کافر کہا اور فوراً استفتا دہلی مسجد فتحپوری لکھ بھیجا ہے جو آج رجسٹری شدہ میرے پاس پہنچا ہے مولوی فتحپوری والے نے تحریر کیا ہے کہ علی علیہ السلام یا حسن علیہ السلام کہنا کفر ہے اور مکروہ ہے سوائے پیغمبروں کے دوسروں پر بولنا جائز نہین پھر لکھتا ہے کہ۔ جو لوگ حیات مسیح کے قائل نہین ہین اور اس نبی اللہ کے وفات کے قائل ہین وہ کافر ہین۔ ضال ہین دجال ہین۔ اور گمراہ ہین "۔ لہذا آپ مجھکو اسکا اس ڈھب سے جواب لکھ بھیجین کہ مین ٹریکٹ چھپوا کر دہلی اور تمام مولوی مذکور کے پاس بھیجون "۔ لہذا بہ توفیق ایزدی مین اپنے معزز بھائی کی درخواست کے مطابق ذیل مین جواب لکھتا ہون۔

مین نے بغرض آسانی فتوے فتحپوری پر نمبر دیدیے ہین اور اسی ترتیب سے نمبر وار جواب بھی تحریر ہوگا۔ واضح ہو کہ فتوے مین بیدلیل خلاف قرآن وحدیث تین دعوے مفتی نے کئے ہین۔

(۱) علی علیہ السلام اور حسن علیہ السلام کہنا کفر اور مکروہ ہے۔

(۲) سوائے پیغمبروں کے لفظ علیہ السلام دوسروں پر بولنا جائز نہین۔

(۳) جو لوگ حیات مسیح کے منکر اور وفات مسیح کے قائل ہین وہ کافر اور دجال ہین۔

الجواب واضح ہو کہ مفتی کا یہہ فتوے مصداق اس آیت کریمہ کا ہے کہ "ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی الله الکذب" اپنی زبانوں کے جھوٹے بیان سے نہ کہا کرو کہ یہہ حلال ہے اور یہہ حرام! تم اللہ پر جھوٹ کے بہتان باندہو۔ سورہ نحل ع ۱۵

خدا کی پاک کلام اور مہیمن ومفصل کتاب قرآن مجید مین اس مسئلہ کا یہہ حکم ہے کہ صلوٰۃ اور سلام جملہ مومنین غیر انبیاء کے لئے بھی جائز بلکہ ماموربہ ہے اور سلام تو غیر مسلم تک کے لئے کہا گیا ہے

ثبوت لفظ صلوٰۃ برائے غیر انبیاء

(۱) قرآن شریف پارہ گیارہ رکوع دوئم سورہ توبہ رکوع ۱۳ میں بہ نص صریح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا کہ۔ وصل علیهم ان صلوتک سکن لهم والله سمیع علیم یعنے اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تائب مومنین کے لئے دعاء رحمت کر کیونکہ تیری دعاء اون کے لئے موجب تسکین قلبی اور برکت عظیم کا باعث ہے اور اللہ تعالے تیری دعا کو سننے والا اور ان کی حالت کو جاننے والا ہے۔ دیکھو اس آیت مین خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مومنین غیر انبیاء کے لئے بلفظ صلوٰۃ دعاء کا حکم فرمایا گیا ہے معلوم نہین کہ مفتی فتحپوری نے کہان سے اس کی ممانعت کا فتوے جڑ دیا۔ فاعتبروا

(۲) اللہ تعالے نے جمیع اقسام کی صلواتین صرف صدق دل سے انا للہ کہنے والے صبر کرنے والون پر اپنی طرف سے نازل فرمانیکا سورہ بقر رکوع ۱۹ مین حسب ذیل وعدہ فرمایا ہوا ہے۔

الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون اولئك علیهم صلوات من ربهم ورحمة یعنے جو لوگ مصیبت پہونچنے پر انا للہ کہین ان پر اللہ تعالے کی طرف سے صلواتین اور رحمتین ہین تو کیا حضرت علی اور حضرت حسنین علیہم السلام صابر اور انا للہ کہنے والے نہ تھے! اگر تھے تو ان پر صلواۃ منجانب رب نازل ہوئی یا نہین؟ اگر ہوئی تو ایک مومن کا ان پر صلواۃ بھیجنا کونسا گناہ اور کس آیت کا خلاف ہے؟ فافہم

(۳) نمبر ۲ مین تو منجانب اللہ جمیع اقسام کی صلواتین صابرین کے لئے نازل ہونیکا بیان تہا اب اس نمبر مین ہم جمیع اقسام کی صلواتین منجانب رسول صلے اللہ علیہ وسلم غیر انبیاء کے لئے جو مومنین ہین حاصل ہونیکا ثبوت پیشکرتے ہین۔ پارہ گیارہ رکوع اول مین ارشاد ہے ومن الاعراب من یؤمن بالله والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق قربت عند الله وصلوات الرسول الا انها قربة لهم سیدخلهم الله فی رحمته ان الله غفور رحیم۔ یعنے بعض دیہاتی عرب کے ایسے نیک بھی ہین جو اللہ پر اور پچھلے دن کی زندگی پر ایمان رکھتے ہین اور جو اللہ کی راہ مین خرچتے ہین اوسکو خدا کے حضور قرب کا موجب اور رسول کی دعا کا

... بہیجے جاتے ہیں۔ گویا آپ نیک سا خیال سے خدا سے دعا بتلا دیتے ہیں
کہ خدا آپ سے راضی ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنکر خوش ہوں
اور ہمارے حق میں نیک دعا دیں۔ اسی رکھو کہ ان کی خیرات واقعی قرب
الٰہی کا سبب ہے۔ خدا انکو اپنی رحمت میں داخل کریگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ
بڑا مہربان بخشنے والا ہے۔ اب مفتی فتحپوری جی بتا دیں کہ آیا حضرت علیؓ و
حسنینؓ ان دیہاتیوں سے بھی کم درجہ رکھتے تھے جنکو صلوٰۃ رسول
سے رحمت الٰہی میں داخل کرنیکا وعدہ خدا نے فرمایا ہے؟ اور یہہ صلوٰۃ
غیر انبیاء کے لئے ہے یا پیغمبروں کے!

(۵) اب ہم اللہ تعالیٰ کا خود اپنے فرشتوں کے مومنین پر صلوٰۃ
بھیجنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ فتحپوری کا مفتی کان کھولکر آنکھیں پھاڑ کر اسکو پڑھے
سورہ احزاب کے رکوع ۶ میں ارشاد ہے ''ھو الذی یصلی علیکم وملئکتہ
لیخرجکم من الظلمت الی النور۔ یعنے اللہ وہ ہے جو تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے
اور اسکے فرشتے بھی صلوٰۃ بھیجتے ہیں تاکہ تم کو اندھیرے سے نور کی
طرف نکالے'' کیسا صاف بیان ہے اور کس طرح غیر انبیاء پر خدا
اور فرشتوں کا صلوٰۃ بھیجنا ارشاد ہوا ہے۔ کاش ملاے فتحپوری یا اسکا
کوئی اور ہمجنس غور کرے اور اپنے فتوے سے شرماوے۔ یہاں تک
تو لفظ صلوٰۃ سے غیر انبیاء کے لئے دعا کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے
اب لفظ سلام سے دعا کرنیکا حکم خدا کی ہی کتاب سے لکھتے ہیں۔

ثبوت لفظ سلام برائے غیر انبیاء

(۸) سورہ النمل کے رکوع ۵ میں ارشاد ہے ''قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔'' اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کہو سب تعریف اللہ کو ہے اور سلام ہے اوسکے بندوں پر جن کو
اوس نے برگزیدہ کیا۔ اس آیت شریفہ میں بلا تخصیص انبیاء و مومنین کے
سب کیلئے دعا سلام کا ذکر بصراحت موجود ہے

(۹) دوسری جگہ سورہ انعام کے رکوع ۶ میں فرمایا ہے ''واذا
جاءک الذین یومنون بایاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ''
اور جب تمہارے پاس [illegible] آویں ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے مومن اے رسول تیرے پاس
[illegible] تو کہہ سلام علیکم کہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت
کو اپنے ذمہ لازم کر لیا ہے'' اس آیت مبارک میں رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو سکھایا ہے کہ جب آپ کے پاس مومنین آویں تو انکو دعاے
سلام دیا کرو۔ حاضر کو سلام علیک بصیغہ حاضر اور غائب کو علیہ السلام
بصیغہ غائب کہتے ہیں۔ بجز تغیر صیغوں کے سلام علیک اور
علیہ السلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔

دعا سلام کا غیر مسلم کیلئے ثبوت

(۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ یا چچا کو جو بت پرست تھا سلام علیکم فرمانا کتاب اللہ میں بالفاظ صریح موجود ہے۔ دیکھو
سورہ مریم رکوع ۳ کے الفاظ ذیل۔ جب ابراہیم نے کہا۔ لئن لم تنتہ لارجمنک
واھجرنی ملیا۔ ان سخت کلمات کے جواب میں ابراہیم علیہ السلام فرماتے
ہیں قال سلم علیکم۔ اے باپ تیری سلامتی رہے۔ کیوں جی فتحپوری
اور تمہارے ملانوں کبھی قرآن مجید کو بھی تدبر سے پڑھا ہے یا نہیں؟ افسوس
ہے تمہاری فتوے بازی پر۔ الحمدللہ کہ خدا کے فضل سے ہم نے بالفاظ
قرآن شریف صلوٰۃ اور سلام کا جائز ہونا بلکہ حکم دیا جانا سوائے پیغمبروں کے
غیر انبیاء مومنین کے لئے ثابت کر دیا ہے جو ایک مومن بالقرآن کے لئے
کافی سے بھی زیادہ موجب یقین و تسلیم ہو سکتا ہے۔ بعد کتاب اللہ ضرورت
نہ تھی کہ احادیث سے بھی اسکا ثبوت دیا جاوے۔ لیکن اخویم مولوی [illegible] محمد
صاحب کی خاطر ہم مزید اطمینان مفتی فتحپوری یا مولوی صواتی یعنی مستفتی کا
احادیث صحیحہ صریحہ سے بھی کر دیتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم اوس حدیث
سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا فعل مبارک دکھاتے ہیں کہ آپ غیر
انبیاء مخلص مومنین کے لئے صلوٰۃ کے الفاظ سے دعا فرمایا کرتے تھے
اور یہہ حدیث فعلی ہے اس پر عمل کرنا سنت پر عامل ہونا ہے۔

حدیث شریف سے جواز صلوٰۃ برائے غیر انبیاء

(۷) چنانچہ صحیحین میں عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس جب کوئی قوم صدقہ لیکر آتی تو آپ فرمایا کرتے ''اللھم صل علی
آل فلان'' یعنے اے اللہ آل فلان پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ عبداللہ بن
ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ میرا باپ بھی صدقہ لایا تب آپ نے یہہ دعا فرمائی ''اللھم
صل علی آل ابی اوفی۔ یعنے اے اللہ ابی اوفی کی آل پر رحمت نازل فرما''
(بخاری و مسلم)

(۸) مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب مومن کی روح نکلتی
ہے تو اسکو فرشتے اوپر لیجاتے ہیں تب آسمان والے اس روح کو
[illegible]

و علی جدّاتک الی آخرہ۔ حدیثا و غیرہ غیر انبیاء کے لئے فرشتے بالفاظ صلوٰۃ دعا کرتے ہیں۔

(۹) مسلم میں ابو ہریرہؓ سے ایک دوسری روایت ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالےٰ اسپر دس مرتبہ درود بھیجیگا۔ چنانچہ مسلم کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔

حدیث سے جواز سلام برائے غیر انبیاء

(۱۰) بروے حدیث متفق علیہ ہر روز پنجگانہ نمازوں میں تمام مسلمان التحیات پڑھتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ بھی ذکر کرتے ہیں "السلام علینا و علی عباد اللہ الصلحین" یعنی سلام ہو ہمارے اوپر اور تمام نیک بندوں پر۔ دیکھئے اس سے زیادہ اور کیا ثبوت جواز سلام برائے غیر انبیاء کا دیا جاوے۔ فتفکروا

مسلمانوں کا سلام کے متعلق روزانہ عمل

(۱۱) ہر ایک شخص جانتا ہے کہ ہمیشہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے بوقت ملاقات السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تحریر و تقریر میں لکھتا اور کہتا ہے۔ مگر کوئی مفتی اسکو کفر نہیں بتاتا۔ کیونکہ وہ بھی تو غیر نبی مسلمان ہے جس کو سلام کے لفظ سے دعا دی گئی ہے۔ فتدبروا

الغرض اس بارے میں اسقدر احادیث ہیں کہ اگر کل جمع کیا دیں تو ایک ضخیم کتاب ہو جاوے۔ متقی باخدا کے لئے اسقدر کافی ہیں۔ منکر ضدی کو تو سارا جہان بھی سمجھاوے تو نہ سمجھیگا اور تمام اسلامی معتبر کتابوں سے بھی نکالکر دکھلا دو تو نہ مانیگا۔ کیونکر ؎

اگر صد باب حکمت پیش ناداں

بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

کے مطابق اوسکی شرح ... ہوتی ہے۔ ... کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ... غیر انبیاء کے لئے دعا صلوٰۃ و سلام کا ... جواز ... دکھلا دیا ہے ... [illegible] ... اسلئے ... [illegible] ... اکابر ... [illegible]

اسمار قائلین جواز صلوٰۃ و سلام بر غیر انبیاء

اپنی عاقبت برباد اور نامہ اعمال سیاہ کرلے۔

(۱۲) محمد سلیمان صاحب پٹیالوی اپنی کتاب "الصلوٰۃ والسلام" مطبوعہ رفاہ عام پریس امرتسر کے صفحات ۲۲۰-۲۲۲ میں لکھتے ہیں کہ قاضی ابوالحسین بن فرار حسن بصری۔ مجاہد۔ فضائل بن سلیمان ابو ثور۔ فضائل ابن حبان۔ اسحاق بن راہویہ۔ محمد بن جریر طبری۔ ابو بکر بن ابی داؤد۔ امام احمد۔ اور اکثر اہل تفسیر غیر انبیاء پر صلوٰۃ و سلام کے جائز ہونے کے قائل ہیں۔

محدث دہلوی کا فتوے دربارہ جواز صلوٰۃ و سلام بر غیر انبیاء

مفتی فتحپوری کی ہدایت کے واسطے ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی کا فتوے نقل کر دیں۔ جو حضرت ممدوح نے لفظ علیہ السلام کے متعلق صادر فرمایا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"لفظ سلام تو انبیاء کے ماسوا اور اوں کے حق میں استعمال کرسکتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اہل سنت کی قدیم کتب حدیث میں بالخصوص ابو داؤد اور صحیح بخاری میں حضرت علیؓ حضرات حسنینؓ حضرت فاطمہؓ حضرت خدیجہؓ حضرت عباسؓ وغیرہ کے ذکر کے بعد لفظ علیہ السلام مذکور ہے۔

اصول شاشی کے ابتدائی خطبہ میں جو اصول حنفیہ کی ایک کتاب ہے حمد و صلوٰۃ کے بعد لکھا ہے۔ والسلام علی ابی حنیفۃ واصحابہ۔ اس کے علاوہ حدیث شریف میں بھی انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور لوگوں کے حق میں لفظ علیہ السلام کے اطلاق کا جائز ہونا واقع ہو چکا ہے۔ چنانچہ ... [illegible] ... تفسیر ... ہے۔ علیہ السلام ... [illegible] ... یہ حدیث مشکوۃ شریف میں موجود ہے ... [illegible] ... قرآن شریف میں ... [illegible] ... انبیاء ... ارشاد ہوا ہے۔ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ جس

"ان دلائل سے ثابت ہوئی کہ لفظ علیہ السلام کا اطلاق انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اوروں کے حق میں بھی بلاشبہ جائز ہے" بلفظ مفید المفتی و المستفتی ترجمہ اردو فتاوی عزیزی مطبوعہ مطبع فیض دہلی صفحہ ۱۳۳ و ۱۴۲

امید ہے کہ فتحپوری دہلی کا مفتی محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ پر بھی کفر و دجل کا وار کرکے اپنی پاک باطنی کا ثبوت دیگا۔

رئیس المکفرین بٹالوی کا قول

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلم رہبر و دشمن ہیں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲ نمبر ۶ مطبوعہ ۱۸۷۹ء کے صفحہ ۱۵۹ میں لکھتے ہیں:

"حضرت علی مرتضٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صحیح بخاری میں بصفحہ ۱۸ ہ مروی ہے" بقدر الحاجتہ بالفاظہ۔

دیکھو یہ اہل حدیث کا ایڈوکیٹ یا لاٹ مولوی کو آجکل معزول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ صلوٰۃ والسلام دونوں لکھتا ہے۔ کیا اسکا حق نہیں کہ فتحپوری ملاں کے خزانہ سے کفر و دجل سے اپنی جھولی بھر لے ضرور ہے!

ناظرین! مفتی فتحپوری کے دعوے نمبر ا و ۲ کی تو کماحقہ تردید ہو چکی اب صرف دعوے نمبر ۳ کہ قائلین وفات مسیح کافر اور دجال ہیں کا جواب باقی ہے۔ جو صرف دو حرفہ کافی ہے کہ اس دعوے کا مدعی خود کافر ہے کیونکہ وہ آیات قرآنی کے خلاف مدعی حیات مسیح ہے۔ اماں آدم تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کی وفات ماننے پر جبکہ مفتی مذکور کافر نہیں ہوا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حبیبات النبی ہیں اور آپ کی نبوت "تا قیامت" دنیا میں جاری ہو رساری ہے تو ہم دیگر ہمارے خیال قائلین وفات مسیح ایک عیسٰے علیہ السلام کو جو منجملہ دیگر انبیاء وفات یافتہ کے ایک نبی تھا کافر کہنے والا بروئے حدیث صحیح خود مورد کفر ہو کر کافر ہو گیا۔ اور عطار نو بلقار تو کے مطابق اس عطیہ کو ہم اوسے ہی واپس دیتے ہیں ۔۔ "اگر لائل کفر قائلین وفات مسیح وہ رکھتا ہے تو بیان کرے ۔ پھر ہم اسکا بھی بلائل جواب کر دینگے۔

یہودیانہ مشن کوہ منصوری

منصوری ضلع ڈیرہ دون سے ہمارے معزز بھائی حافظ عبد المجید صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری نے دو اشتہار جو کسی گمنام یہودی صفت مفتری کی طرف سے شایع ہوئے ہیں ہمارے پاس بذریعہ ڈاک ارسال فرمائے ہیں ایک نظم ہے جسکی پیشانی پر "آسمان کا تھوکا حلق میں" ہے اور دوسرا "عبرت" کے عنوان سے نثر میں شایع کیا ہے۔ اول الذکر میں حضرت مرسل من اللہ حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین کی گئی ہے۔ جو قانونی مواخذہ کے اندر آتی ہے اور موخر الذکر میں تمام سلسلہ احمدیہ کے خلاف معہ بانی سلسلہ وعاجز خادم الحق گندے الفاظ درج ہیں۔ تعجب ہے کہ میر مطبع کا تجارتی پریس اگر قانون مطابع و اخبارات سے واقف تھا تو اوس نے ایسے خلاف قانون اشتہارات کو جن پر نہ مشتہر خاص کا نام درج ہے نہ پتہ کس طرح چھاپ دیا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ ایسی اشتعال انگیز مطبوعہ تحریرات کا طبع کرنا جس سے کسی قوم یا فرقہ رعایا گورنمنٹ کی توہین ہوتی ہو ایک قانونی جرم ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی احمدی فرقہ کا ممبر ان اشتہارات کے متعلق قانونی چارہ جوئی کرنا چاہے تو کس شخص مشتہر یا پبلیشر پر دعوے کرے بجز اسکے کہ پرنٹر تجارتی پریس پر استغاثہ کیا جاوے اور کوئی نام اشتہارات مذکور میں نہیں ملتا۔ "دشمن اسلام کوہ منصوری" کا مشتہر ہونا محض خوف قانون سے اخفاء نام کرکے درج کیا گیا ہے۔ جو بیہودگی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ کوہ منصوری پر اگر کوئی ایسا یہودیانہ مشن موجود ہے تو اس کا سب سے بڑا یہودی صفت منیجر جس نے ان ہرزہ درائیوں کو لکھا اور پھر طبع کرا کر شایع کیا ہے کیوں اپنا نام لکھنے سے ڈر گیا؟ اسی لئے تا کہ قانونی مواخذہ میں نہ آجائے۔ مگر یاد رہے کہ ہم سر دست قانونی حقوق کو محفوظ رکھکر اعلان کرتے ہیں کہ ایسے مشتہر نقاب پوش پردہ نشین کا بے نام و نشان ہونا اوسے قانون سے بچا نہیں سکتا اگر وہ سات پردوں کے اندر بھی ہوگا تو گورنمنٹ کا ہاتھ اوسے منظر علم پہ کھڑا کر دیگا۔ مناسب ہے کہ وہ ایسی بیہودہ گوئی سے جلد رجوع کرے اور اس نادانی یا جہالت و یہودیت سے باز آئے۔ ورنہ کسی احمدی کو در دلزہ عدالت کھٹکھٹانا پڑیگا۔ اوسوقت اسکو حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ ان اشتہاروں میں بجز بدزبانی اور گالی گلوچ کے کوئی امر ایسا نہیں جو قابل جواب ہو۔ اس کا جواب سرکار کا قانون ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پردہ نشین مشتہر نے محض توہین اور دل آزاری کی نیت سے ایسے گندے اشتہار بغیر نام و نشان مشتہر کے چھپوا کر شایع کئے ہیں نہ کہ تحقیق کی غرض سے ہم سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ منصوری کو توجہ دلاتے ہیں کہ گو آپکی اس سے بڑی دل آزاری ہوئی۔ لیکن آپ صبر کرکے خدا سے فریاد کریں۔

ان دلائل سے ثابت ہوئی کہ لفظ علیہ السلام کا اطلاق انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اوروں کے حق میں بھی بلا شبہ جائز ہے" بلفظہ سفید الملفی و مستغنی ترجمہ ردو فتاوے عزیزی مطبوعہ مطبع فیض دہلی

صفحہ ۳۳ ، ۳۳ و ۳۳

امید ہے کہ فتحپوری دہلی کا مفتی محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ پر بھی کفر و دجل کا وار کر کے اپنی پاک باطنی کا ثبوت دیگا۔

رئیس المکفرین بٹالوی کا قول

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلم رہبر دشمن ہیں اپنے رسالہ اشاعتہ السنتہ جلد ۲ نمبر ۲ مطبوعہ ۱۲۷۹ء کے صفحہ ۱۵۹ میں لکھتے ہیں:

"حضرت علی مرتضے علیہ الصلوۃ والسلام سے صحیح بخاری میں بصفحہ ۱۸۰ مروی ہے" بقدر الحاجتہ بالفاظہ۔

دیکھو یہہ اہل حدیث کا ایڈوکیٹ یا لاٹ مولوی کو آجکل معزول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھہ صلوۃ و السلام دونوں لکھتا ہے۔ کیا اسکا حق نہیں کہ فتحپوری ملان کے خزانہ سے کفر و دجل سے اپنی جھولی بہرلے ؟ ضرور ہے!

ناظرین! مفتی فتحپوری کے دعوے نمبر ۱ و ۲ کی تو کما حقہ تردید ہو چکی اب صرف دعوے نمبر ۳ کہ قائلین وفات مسیح کافر اور دجال ہیں کا جواب باقی ہے۔ جو صرف دو حرف کافی ہے کہ اس دعوے کا مدعی خود کافر ہے کیونکہ وہ آیات قرآنی کے خلاف مدعی حیات مسیح ہے۔ انسا دیکم تا ۲ نحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کی وفات ماننے پر جبکہ مفتی مذکور کافر نہیں ہوا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہیں اور آپ کی نبوت "تا قیامت دنیا میں جاری و ساری ہے تو بہم دیگر ہمارے بخیال قائلین وفات مسیح ایک جیسے علیہ السلام کو جو منجملہ دیگر انبیاء وفات یافتہ کے ایک نبی تھا کافر کہنے والا بروے حدیث صحیح خود بدولت کافر ہوکر کافر ہو گیا۔ اور عطار نو بلتار تو کے مطابق اس عطیہ کو ہم اوسے ہی واپس دیتے ہیں پھر اگر قائل کفر قائلین وفات مسیح وہ رکھتا ہے تو بیان کرے۔ پھر ہم اسکا گہر بدلائل پورا کر دینگے۔

یہودیانہ مشن کوہ منصوری

منصوری ضلع ڈیرہ دون سے ہمارے معزز بھائی حافظ عبد المجید صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری نے دو اشتہار جو کسی گمنام یہودی صفت شریر کی طرف سے شایع ہوئے ہیں ہمارے پاس بذریعہ ڈاک ارسال فرمائے ہیں ایک نظم ہے جسکی پیشانی "نہ آسمان کا تھو کا حلق میں" ہے اور دوسرا "عبرت" کے عنوان سے نثر میں شایع کیا ہے۔ اولی الذکر میں حضرت مرسل من اللہ حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سخت توہین کی گئی ہے۔ جو قانونی مواخذہ کے اندر آتی ہے اور موخر الذکر میں تمام سلسلہ احمدیہ کے خلاف معہ بانی سلسلہ و عاجز خادم الحق گندے الفاظ درج ہیں۔ تعجب ہے کہ میرٹھہ کا تجارتی پریس اگر قانون مطابع و اخبارات سے واقف تھا تو اوس نے ایسے خلاف قانون اشتہارات کو جن پر نہ مشتہر خاص کا نام درج ہے نہ پتہ کس طرح چھاپ دیا۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ ایسی اشتعال انگیز مطبوعہ تحریرات کا طبع کرنا جس سے کسی قوم یا فرقہ رعایا یا گورنمنٹ کی توہین ہوتی ہو ایک قانونی جرم ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی احمدی فرقہ کا ممبران اشتہارات کے متعلق قانونی چارہ جوئی کرنا چاہے تو کس شخص مشتہر یا پبلیشر پر دعوے کرے بجز اسکے کہ پرنٹر تجارتی پریس پر استغاثہ کیا جاوے اور کوئی نام اشتہارات مذکور میں نہیں ملتا۔ "دشمن اسلام کوہ منصوری" کا مشتہر ہونا محض خوف قانون سے باخفاء نام کر کے درج کیا گیا ہے۔ جو بیہودگی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ کوہ منصوری پر اگر کوئی ایسا یہودیانہ مشن موجود ہے تو اس کا سب سے بڑا یہودی صفت منیجر جس نے ان ہرزہ درائیوں کو لکھا اور پھر طبع کرا کر شایع کیا ہے کیوں اپنا نام لکھنے سے ڈر گیا؟ اسی لیئے تاکہ قانونی مواخذہ میں نہ آجائے۔ مگر یاد رہے کہ ہم سر دست قانونی حقوق کو محفوظ رکھکر اعلان کرتے ہیں کہ ایسے مشتہر نقاب پوش پردہ نشین کا بے نام و نشان ہونا اوسے قانون سے بچا نہیں سکتا اگر وہ سات پردوں کے اندر بھی ہوگا تو گورنمنٹ کا ہاتھہ اوسے منظر عام پہ کہڑا کر دیگا۔ مناسب ہے کہ وہ ایسی بیہودہ گوئی سے جلد رجوع کرے اور اس نادانی یا جہالت و یہودیت سے باز آئے۔ ورنہ کسی احمدی کو در دولت عدالت کھٹکھٹانا پڑیگا۔ اسوقت اسکو حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ ان اشتہاروں میں بجز بد زبانی اور گالی گلوچ کے کوئی امر ایسا نہیں جو قابل جواب ہو۔ اس کا جواب سرکار کا قانون ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پردہ نشین مشتہر نے محض توہین اور دل آزاری کی نیت سے ایسے گندے اشتہار بغیر نام و نشان مشتہر کے چھپوا کر شایع کیئے ہیں نہ کہ تحقیق کی غرض سے ہم سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ منصوری کو توجہ دلاتے ہیں کہ گو آپکی اس سے بڑی دل آزاری ہوئی لیکن آپ صبر کر کے خدا ہی سے فریاد کریں۔

حاجی اور نمازی

منجملہ اور نمائشون کے جنکا تعلق دنیا سے ہے آجکل دینی اور علمی نمائش کا اظہار بھی اکثر مسلمانون مین بکثرت پیدا ہوگیا ہے۔ شادیون کے موقعہ پر جن بد رسوم کے مسلمانان حال پابند ہین اونکی عملی و اعتقادی کمزوری کے لیے یہی کافی ثبوت تھا۔ مگر انہون نے غمی کے مواقع پر بھی خاص خاص رسوم ناجائز کے اختیار کر لینے سے جو کچہہ کمی رہجاتی وہ بھی پوری کر دی یہین تک اگر بس کر جاتے تو شاید کسی زمانہ مین ان رسومات بد سے مخلصی کی راہین پیدا ہو جاتین مگر نہین۔ ان بہادر مسلمانون نے تدریجی شادی اور غمی کی تقریبون پر جو من مانی ایجادین کی تہین اونکو پورا دلچسپ نہ سمجہکر بطور ایجاد بندہ خود اپنے دماغ سے ہی بعض امورات کو خاص طرز کی تقریب شادی و غمی کی قرار دے لیا اور خدائی مین بھی دخل انداز ہوئے۔ بدقسمتی سے ایسی پابندیون کو رفتہ رفتہ علمار سو عبدالدنیا و الدراہم نے مذہبی اور دینی ضروریات مین اپنی قوت اجتہاد سے داخل کر دیا۔ ظہر کیا تھا۔ مسلم کھلا ایسی جزئیون مین عوام و خواص دنیا اسلام کے مبتلا ہوئے۔ ہر ملک کی رسوم جدا ہر شہر کی رسمین علیحدہ ہر محلہ کی ترکیبین عجائب ہر قوم کی پابندیان نرالی اور سب کی سب داخل مذہب اور مذہبی رسوم قرار پا گئین۔ اس بگڑے ہوئے آوے کو بجز قدسی صفات انسان کامل کسی مامورین اللہ کے بیخ و بن سے ہر ایک قوم اور فرقہ اور شہر اور ملک کے انسانون مین سے دور کرنا نہ کسی ملان کا کام ہے نہ کسی زاہد خشک نہ کسی ایم اے یا بی اے گریجوایٹ یا پلیڈر و بیرسٹر کا نہ خالص مولوی فاضل و منشی عالم کا نہ کسی بناوٹی محدث یا مصنوعی مفسر یا از خویشتن گم ایڈیٹر یا مدیر و اہبیر کا خیر یہہ قصہ تو رسومات کے متعلق تہا جسکی تفصیل کا یہہ مضمون متحمل نہین اس سے علاوہ ایک اور مرض وبا کی طرح عام طور پر مسلمانون مین تہوڑے عرصہ سے پہیلا ہوا ہے جسکا ذکر ہم اس مضمون مین کرنا چاہتے ہین۔ ہر انسان سمجہہ سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی صنعت یا حرفت کو سیکہتا ہے تو اوس سے غرض روپیہ پیدا کرنا اور اہل ملک کو فائدہ پہونچانا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی تعلیم پاتا ہے اور وہ تعلیم دنیاوی ہوتی ہے۔ مثلاً بی اے یا ایم اے کی ڈگری حاصل کرنا یا مولوی فاضل اور منشی فاضل کی سند پانا تو اس سے بھی مقصود حصول دنیا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی مختاری۔ وکالت بیرسٹری وغیرہ پاس کرنے سے بھی مطلب حصول دنیا ہی ہے۔ اور ان سب اقسام کے ڈگری یافتہ اور پیشہ ورون کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اسکا اعلان اور اظہار کرین تاکہ اہل غرض اون سے واقف ہوکر اپنی اغراض دنیاوی اون کے سامنے پیش کرکے مطلب براری چاہین یعنے جو دندان ساز ہے یا گہڑی ساز ہے یا جلد ساز ہے تو وہ جب تک لوگون پر اپنے ان پیشون کو ظاہر نہ کرے کسی کو کیا خبر ہو سکتی ہے کہ وہ کون ہے۔ ایسا ہی ایک مختار یا وکیل یا بیرسٹر کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ اپنی ان ڈگریون کو ظاہر کرے تاکہ لوگ اوس سے واقف ہوکر اپنے مقدمات مین اس کو وکیل کرین انہین وجوہات سے یہہ تمام لوگ اپنے مکانون و متعلقہ دوکانون پر سائن بورڈ لکہوا کر لگا دیتے ہین جن کو ہر شخص پڑہکر معلوم کر سکتا ہے کہ یہہ وکیل ہے یا بیرسٹر یا مختار یا دندان ساز یا جلد ساز وغیرہ وغیرہ الغرض جن پیشون اور تجارتون سے عموماً مقصود بالذات روپیہ کمانا اور دوسرون کو فائدہ پہونچانا ہوتا ہے۔ وہ معذور اور مجبور ہین کہ اپنی شہرت کرین اور دکہولکر زمانہ کے دستور کے مطابق اپنی ڈگری یا دستکاری یا تجارت کو ظاہر کر دین۔ یہہ دستور تو دنیاوی پیشون کے متعلق آجکل عام ہے لیکن مسلمانون نے اس پر مستزاد کرکے ایک اور قسم کے سائن بورڈ لکہکر اپنے دروازون پر اور دوکانون پر لگانے شروع کر دئے ہین۔ اور اون پر جو نیا ٹائیٹل لکہوایا ہے اوسکا تعلق محض دین سے ہے اور اونکے ذاتی عمل سے۔ ہر شہر مین اکثر مسلمان تاجرون نے اپنے نام کے سائن بورڈون پر خصوصیت کے ساتہہ لفظ حاجی کا لکہنا نہایت ضروری سمجہہ لیا ہے۔ ہم نہین سمجہتے کہ آیا فریضہ حج کا بجا لانا جو خدا کے احکام کے بموجب ذی استطاعت مسلمان پر واجب ہے۔ رضاء الہی کے حصول کے لئے ہوتا ہے یا عوام پر اظہار و نمود کی نیت سے کیونکہ کسی حاجی کا حج کرنا اوسکی ذات کو مفید ہو سکتا ہے۔ دوسرون کو نہ اس سے کوئی فائدہ پہونچانا مقصود ہے نہ روپیہ کمانا مطلوب۔ پہر معلوم نہین کہ کس نیت سے حاجی کا سائن بورڈ لٹکایا جاتا ہے۔ بجز اسکے کہ لوگون کو اپنے حاجی ہونیکا یقین دلاکر تجارت مین فروغ حاصل کرینگا۔ اور کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔ طرفہ یہہ ہے کہ ایسے سائن بورڈ خود تیار کرائے جاتے ہین یہہ نہین کہ کوئی دوسرا شخص خواہ مخواہ نام کے ساتہہ لفظ حاجی لکہدیتا یا لکہوا دیتا ہے۔ حیرت تو یہہ ہے کہ جو فریضہ تمام عمر مین ایک دفعہ بجا لاتے ہین اوسکی تو نمائش بذریعہ مطبوعہ فارمون اور سائن بورڈون کے کیجاتی ہے۔ لیکن جس فریضہ کو ہر روز تا زیست پنجگانہ ادا کیا جاتا ہے اسکو کبہی فارمون اور سائن بورڈون پر نہین لکہا جاتا۔ ہم نے کسی دوکان کے مطبوعہ فارمون یا سائن بورڈون پر حاجی کے

مراسلات

احمدی آئینہ

اہلحدیث ۲۲ اگست سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۰ھ کے صفحہ ۱۲ میں ایک مضمون بعنوان "تنقیح امامت قادیانی" آج مورخہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۸ رمضان سنہ ۱۳۳۰ھ کو عاجز کی نظر سے گذرا مضمون نگار شہر پٹنہ کے کوئی مولوی صاحب ہین جنکے اسم گرامی سے عاجز کو اطلاع و آگاہی نہیں - آپ امر دوم مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** "الف لام استغراق ولانبی بعدی کی ب لائے نفی جنس نے اس کا فیصلہ کردیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی جدید کسی قسم کا نہوگا صحیحین کی روایت مین جو تمثیل واقع ہے اوس سے اس مضمون کی پوری تصدیق ہوتی ہے **ترجمہ** حدیث - فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اور انبیاء سابقین کی ایسی مثال ہے کہ کسی شخص نے نہایت عمدہ مکان بنایا لیکن اوسکے کسی گوشہ مین ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے دیا لوگ اوسکو دیکھکر تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کیون یہہ اینٹ کی جگہ خالی ہے - مین وہی ایک اینٹ اور عمارت نبوت کا مکمل ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیت نبوت مین ایک اینٹ کی کسر تھی جو سرور کائنات سے پوری کردی گئی انتہی

الحمد للہ علی احسانہ مولانا عاجز بھی آپکا ہمطریق وہمزبان بلکہ آپ ہی کا ہم مشرب ہے اور اس مسئلہ پر عاجز کا ایمان بالاستقلال یہی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول صاحب شرع خواہ وہ اگلا ہو یا پچھلا بہ تحدی النبی لام استغراق کے اب مبعوث نہوگا - ہان اس خیرالامم سے ہی بہ متبعیت سید الانبیاء علیہ جزوی نبی سنت اللہ کے موافق مبعوث ہوتے رہینگے جیساکہ فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے - ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا - سورۃ النساء ع ۹ اس آیت پاک میں اللہ تعالے نے آپکی امت محمدیہ صلعم میں یہہ فرقہ نہیں ... ہونے ... اسکے مقصد ... فیض ... جسکی غرض یہ الہامات ومکاشفات کے ... کو اللہ تعالے کیطرف سے پاتے رہینگے - اور

اگر عاجز کے اس براہین وادلہ کو ناقابل مسموع ٹھرا کر بہو رغضب نہ تسلیم فرمائے تو پھر من یطع اللہ والرسول جو جملہ شرط ہے اور اسکی جزا مین نبیین ہے - نعوذ باللہ من ذالک لغو ہو جایگا

ازان بعد عاجز اس امر پر بھی یقین کلی رکھتا ہے کہ بیشک بعد عیسے علیہ السلام کے مدت تک قصر نبوت ایک اینٹ کی کمی سے ناتمام پڑا ہوا تھا - لیکن بعد سید المرسلین صلعم وہ بیت نبوت آپ کے قدم محترم سے مکمل وتمم ہوگیا دیئے آپ کی شریعت اور روحانیات فیوض کمال پر پہنچ گئی ہے کہ جسکو دیدہ ور آجتک ایک دل آویز منزل دیکھکر حیرت کے ڈالدی - اور اس محل نبوت کو جو بحکم اکملت لکم دینکم تعمیر ہوکر مکمل ہوچکا ہے - پھر اسکی دیوار سے ایک اینٹ باہر نکال کے ویسا ہی کھنڈر بنادے جیسے کہ پہلے ایک اینٹ کی جگہ خالی ہونے سے دیکھنے والون کو **تعجب** ہوتا تھا - اب غور فرمائے کہ قصر رسالت مین نقب زنی کرنیکا عقیدہ احمدیون کا ہے یا غیر احمدیونکا - جملہ اہل حدیث صاحبان اپنے اپنے مقام پر غور فرمائے کہ از روئے قانون مجاریہ ہی ایسا مرتکب جرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند سزا کا مستوجب ہے یا نہین - اور اگر ہے تو پھر ایسے قائل کی معاونت کرنا گویا خود کو بھی بناہ وہی مجرم کا مرتکب بنانا ہے - پھر آگے چلکے مولانا صاحب کا فرمان ہے - **قولہ** علماء اسلام نے حضرت صلعم کے بعد مدعیان نبوت اور ان کے مصدقین اور متبعین کو کافر قرار دیا ہے - انتہی

اقول اس کلیہ کو مد نظر رکھہ کر فرمائے کہ بعد ختم الانبیاء یا منتظران نزول مسیح علیہ السلام بموجب فتوائے علماء اسلام کس خطاب کے مستحق ہونگے - مولانا اب یہہ عاجز بھی تو دیکھے آپ اور آپکے ہمصفیرون نے الف لام استغراق ولائے نفی جنس کی کہان تک پابندی کی -

حضور یہی وہ قصر مسئلہ نزول مسیح ہے جس سے سب سے پہلے احتراز بعد وفات حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا جنکے ہمخیال تمام صحابہ عظام (جو اس وقت بہ نیت تجہیز وتکفین سید انس وجان صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے) ہوگئے اور صدیق اکبر کرم اللہ وجہہ نے منبر پہ باواز بلند یہہ آیت کریمہ پڑھکر سنادی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل آخر تک - یعنے ہمارے حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہین اون سے پہلے جسقدر رسول آئے وہ سب وفات پاکر مرتفع ہوچکے ہین پس اگر اسیطرح آپ بھی

دائرہ سنت اللہ میں آکر وفات پاجائیں تو کہنا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے اور یہ پہلا جمہور تھا۔ پھر اپنی تقویت جمہور یا اور الف لام استغراقیہ والے نفی بعثتیں کے قرینۂ قویہ سے ابن عباس۔ امام مالک۔ امام حزم و بخاری نزول مسیح ابن مریم کی روایت جسمانیہ سے برگشتہ ہوکر مذہب صدیق پر شاہد ہوگئے۔ اور یہ دوسرا جمہور تھا۔ مولوی صاحب خدا کے واسطے خود بینی سے منہ دیکھی نہ کہئے بلکہ حق جو ہو وہی کہئے؟ کیا صدیق اکبر نے جس آیت پاک کو پیش کیا تھا اوس میں الف لام استغراق کا ہے یا نہیں اور اگر ہے تو پھر آپ کس زبان سے مسیح ابن مریم کو زندہ کرکے بٹھا رہے ہیں بہرحال تسلیم کرنا پڑیگا کہ رسول خدا صلعم سے پیشتر جس قدر انبیا مبعوث ہوچکے ہیں وہ سب وفات پاچکے ہیں جیسا کہ ایک مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔ غرض سردست عاجز اسیقدر مفید سمجھتا ہے باقی انشاء اللہ دوسری مرتبہ مفصل اور عرض کریگا۔ ہاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوس نظم کا ہم ترجمہ کرکے ناظرین الحق کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جسکا شروع شعر یہ ہے۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اسی فارسی نظم کی اردو نظم یہ ہے۔

ہم مسلمان ہیں بفضل خدا — اور محمد ہے ہمارا پیشوا
ہاں ہے پیدا ہو کہ ہم اس دنیا پر — مستقیم ہیں جب تلک جائیں ہم مر
وہ کتاب حق کہ قرآن نام ہے — وہ عرفان کا گویا جام ہے
وہ نبی جس کا محمد نام ہے — اوس کا دامن ملتا ہے کا انعام ہے
اوس ہی کی الفت شیر بکر جان ہوئی — جان گئی جب ساتھ ہی یہ بھی گئی
ہے وہی خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت کا ہے اس پر اختتام
جو اثر تھا اوس ہی کا ہمسر ہوئی — خود نہ تھی بلکہ تہا حق کی وہ بھیجی ہوئی
جان و دل سے مصطفےٰ کی اقتدا — ہم تو کرتے رہتے ہیں صبح و مسا
جو فرشتوں اور قیامت کے بھی — کہہ گیا محبوب رب ذو المنن
ہے نہ یاس ہے وہ لا کلام — ہو نہ منکر لعنتی ہے تا دوام
حق تو یہ ہے سچ ہیں اونکے معجزہ — جو منکر ہیں خدا اون سے کرے
سا بقین نبیوں کے جو اعجاز ہیں — وہ شیخ اللہ ہیں ایک راز ہیں
جان و دل سے اوسپہ رکھتے ہیں یقین — ہے شقی جس کو کہ یہ باور نہیں
ایک قدم بھی اوس سے ہو رہنا ہے دور — کافروں سے ہو وہ بیشک بے شعور

خبرین

ست دھرم پرچارک۔ آریہ سماج کی مہاتما پارٹی کا اخبار دہلی میں آگیا ہے۔ لالہ منشی رام جی سے ڈکلریشن داخل کرنے پر ڈیڑہ ہزار روپیہ کی ضمانت مسٹر جیکب صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر دہلی نے طلب کی جو داخل کیگئی ہے۔

یکم اکتوبر کو جدید چیف کمشنر صاحب دہلی میں رونق افروز ہوگئے اور چیف کمشنری کا کام سنبھال لیا۔ گویا یکم اکتوبر سے دہلی میں جدید دار السلطنت کا عمل درآمد ہوگیا۔ میجر بیڈن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دہلی اور مسٹر جیکب صاحب بہادر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی مامور ہوئے ہیں۔

دہلی میں دو تحصیلدار اور دو نائب تحصیلدار رہینگے۔ ایک تحصیلدار کا تقرر عارضی طور پر دو سال کے لئے منظور کیا گیا ہے اگر ضرورت رہی تو دونوں ورنہ ایک ہی تحصیلدار رہے گا۔ لیکن بعد دو سال کے۔

دہلی میونسپلٹی کی طرف سے شہر کی صفائی کا عمدہ انتظام ہو رہا ہے۔ ایک اشتہار جو سکرٹری میونسپلٹی نے دوکانداروں وغیرہ کے متعلق شائع کیا ہے نہایت مفید اور حفظان صحت کے لئے اہم ضروری ہے اوس میں ہدایت کی گئی ہے کہ تمام پختہ اشیاء خوردنی و میوہ جات وغیرہ و گوشت ہر قسم پختہ و خام نہایت صفائی سے رکھے جاوین۔ ہر ایک چیز پر کپڑا ڈھنکا رہے۔ گلیوں سڑکوں پر مرغیاں نہ پھرین۔ تختوں کے سے نیچے جو دوکانوں کے آگے لگے ہوئے ہیں بہت صفائی رہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ بصورت خلاف ورزی قانونی مواخذہ ہوگا۔

ہائی کورٹ کلکتہ نے بمقدمہ اکبر علی و اصغر علی بنام خانبہادر شیخ شجاعت بیگ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اور سنی کے درمیان نکاح قانوناً ناجائز ہے۔

صلح نہیں ہوئی پچھلے ہفتے اٹلی اور ترکی میں صلح ہوجانیکی جو خبر موصول ہوئی تہی وہ غلط نکلی اس میں شبہ نہیں کہ صلح کی تحریک بدستور ہو رہی ہے۔ مگر ابھی قطعی فیصلہ نہیں ہوا اور نہ کہا جاسکتا ہے کہ کب تک اور کیا فیصلہ ہوگا۔

ایک مسلمان انجنیر مسٹر کرم الٰہی نے کیل سیانگو خبر کے عہدے سے مسٹر محمد یوسف ایسے مسلمان نوجوان [illegible]

منقولات

مسلمانون کا دویکانند

ناظرین۔ کو یاد دلانا چاہتے ہین کہ ہم نے بارہا آپ کے سامنے بنگال کے ہیرو ودویکانند کی تعریف کی ہے۔ اس بنا پر کہ اس کو مغرب مین جاکر مشرق کا مذہبی جھنڈا نصب کرنے کی عزت حاصل تھی۔ ساتھہ ہی یہہ خواہش بھی ظاہر کی ہے۔ کہ کاش ہم مین سے دویکانند کا کوئی بھائی اٹھہ کھڑا ہوتا جو ایک طرف مغرب مین اسلامی میلان پیدا کرتا اور دوسری طرف مشرق کے مردہ جذبات اسلامی کو از سر نو زندہ اور متحرک کر دیتا۔ اسی کے ساتھہ یہ امر بھی ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ اس کام کے لئے بڑی بھاری شرط جوگ یا زاہدانہ درویشی ہے۔ یعنے جب تک ایک یا چند ایسے سورما اٹھہ کھڑے نہون جنہون نے مذہب کی خاطر دنیا پر لات مارکر جوگ کا جامہ پہن لیا ہو۔ مردہ مسلمان زندہ نہین ہو سکتے ہم نے "مردان غیب" مین اس خیال کی پوری وکالت کی اور چند نام بھی پیش کئے جن سے امید لگائی تھی کہ شاید یہ نفوس اس میدان کے مرد ثابت ہون۔

یہہ خیالات جس وقت دماغ سے نکل رہے تھے۔ غالباً وہ وہ وقت تھا جبکہ ایک دکھی کی پکار کے لئے آسمانون کے دروازہ کھولے جا رہے تھے۔ اجابت استقبال کی تیاریان کر رہی تھی اور توفیق الٰہی کا ہاتھہ اس سسکتے ہوئے بچہ (قوم) کو زمین سے اٹھانے کے لئے بڑھ چکا تھا۔

وہ خفیف سی حرکت جو آغاز مین خفیف ہے۔ مگر انجام کو سمندری طوفان کے مانند نہایت تیز و تند آندھی بن جانے والی ہے یہہ تھی کہ انہین لوگون مین سے جن کے نام مردان غیب کی فہرست مین پیش کئے گئے تھے ایک سورما انسان اٹھا اور سینہ مین اشاعت اسلام کے جذبات لیکر یورپ کو روانہ ہو گیا۔

ہم کو معلوم ہے کہ یہہ بہادر انسان ایک عرصہ سے خواہش کی دنیا کی آگ مین جل رہا تھا۔ اور آہستہ آہستہ ماسوی اللہ کے جنگل کو پھونک رہا تھا۔ آخر وہ مبارک دن جبکہ مسلمانون کی قسمت بدلنی تھی آیا وہ جنگل جو برسون سے پھونکا جا رہا تھا یکبارگی پھونک کر راکھہ ہو گیا اور اس کے بعد اس انسان مین صرف وہ پاک اور محبت سے رنگی ہوئی روح رہ گئی جس کا ہمیشہ دنیا کی چوٹی سے بہت بلند ہے۔ یہہ واقعہ عام نظرون مین ابتک معمولی ہے۔ اسی لئے ہم نے اس کو خفیف سی حرکت سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ ایک سخت طوفان سے مشابہ ہے۔ جو چند ہی دنون مین مدت کے جمع ہوئے سمندر مین تلاطم ڈال دینے والا ہے۔ اس خفیف سی حرکت نے اس مستحکم بند کو توڑا ہے جو آج تک مذہبی جذبات کے سمندر کی راہ مین حائل رہا ہے مذہبی خدمت کے جذبات سب مین موجود تھے۔ لیکن سوال یہہ تھا کہ میدان مین پہلے کون نکلیگا یہی سوال ایک زبردست بند تھا جس کا ٹوٹنا اس صدا پر منحصر تھا کہ "مین ہون جو میدان مین پہلے نکلتا ہے" آخر پنجاب کے ایک بہادر نے یہہ صدا دی اور اس مستحکم بند کو توڑ کر پھینک دیا جسکی پشت پر جذبات کا ایک مواج سمندر ناگ کیطرح لہرا رہا تھا

اب وہ دن دور نہین ہے کہ یہہ سمندر تیزی سے روان ہو اور اسلام چند گنتی کے دنون مین ساری دنیا پر پھیل جائے۔ امید ہی نہین بلکہ یقین ہے۔ کہ اس پاک نمونے کی تقلید مین کتنے ہی پرجوش روحین اٹھہ کھڑی ہونگی۔ کثرت سے اسلام کے آنریری مشنری پیدا ہو جاینگے۔ اور اس کے صلہ مین خواجہ کمال الدین کو بھی خداوند جل و علا الفضل للمتقدم کا فخر اور من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا و اجر من عمل بھا الی یوم القیامۃ (جو شخص کسی عمدہ کام کی بنیاد ڈالتا ہے اس کو اس کام کا اور اُن لوگون کا ثواب تا قیامت ملتا ہے جو اس عمدہ کام کی پیروی کرین) کا ثواب تا ابد عنایت فرماتا رہیگا۔

ہم قوم کو بشارت دینی چاہتے ہین کہ جس طرح موسم بہار کے آنے پر کلیان چٹکنے اور پھولون کے کھلنے کا تانتا بندھ جاتا ہے اور چڑیون کی چہکار چارون طرف سے شور مچا دیتی ہے اسی طرح خواجہ صاحب کی یہہ مثال کوئی واحد مثال نہین ہے۔ قوم پر اب بہار کا موسم آ رہا ہے گو یہ پہلا پھول سہی۔ مگر اور بھی کتنی ہی کلیان چٹکنے کو تیار بیٹھی ہین اور عنقریب پھولون کی کثرت سے اسلام کا ویرانہ شعلہ زار نظر آنے والا ہے۔

آخر مین ہم یہہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ خواجہ صاحب نے اپنے ارادہ سفر کا جو خاکہ اخبارون مین چھپوایا ہے وہ خاکساری مین اسقدر ڈوبا ہوا ہے کہ شاید عام لوگ اس واقعہ کو کچھہ اہمیت نہ دین۔ مگر اصلیت یہہ ہے کہ یہ سفر نہایت اہم ہے اور گو پہلی نوبت لنڈن کے

لحاظ سے صرف چہ ماہی ہو۔ لیکن مجموعی حیثیت میں وہ ایک مسلسل چیز ہے۔ جو انشاء اللہ خواجہ صاحب کے دم کے ساتھ ہوگا۔ علاوہ بریں اس کا مقصد گو طریقہ ہائے اشاعت کا مطالعہ ظاہر کیا گیا ہے لیکن یہہ وہ مطالعہ نہیں ہے۔ جو ہم لوگ اپنے ریڈنگ روم میں یا سیر و سیاحت کے ضمن میں نظر سے رہگذر سے کے طور پر کیا کرتے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ مقصد تو نفس اشاعت ہے۔ مگر چونکہ طریقہ اشاعت ابھی معلوم نہیں ہے۔ لہذا اس کی تعین ابھی نہیں ہو سکتی ہے اور وہ بعد مطالعہ کے ہوگی

غرضکہ یہ سفر ہمکو نہایت درنہایت امیدوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ خواجہ صاحب میں ہم بیراگ کے کل نشانات پاتے ہیں اور ہم توقع کرتے ہیں اور وہ سروں کو توقع دلانی چاہتے ہیں۔ گو خواجہ صاحب بوجہ پہلے سے متاہل ہو جانے کے ظاہری بیراگ کو قبول کر سکیں۔ مگر وہ انقطاع کے اس حد تک ضرور پہونچ جائینگے جہاں سے بیراگ کی سرحد شروع ہوتی ہے۔ گویا امید ہے کہ ان کا تاہل حضرت ابو درداء کے تاہل سے بہت مشابہ ہوگا۔ جس پر ایک لاکھہ تجرد اور ایک ہزار رہبانیتیں نچھاور کی جا سکتی ہیں۔ خدا کرے ہماری یہہ توقع صحیح نکلے۔ اور امام اعظم رح کی طرح خواجہ صاحب بھی ہماری امیدوں کی لاج رکھہ لیں اسی توقع کی بناء پر ہم آج سے خواجہ صاحب کو "مسلمانوں کا دیوگانند" کہنے کی جرأت کرتے ہیں اور انکی آواز کو بیراگ کی آواز سمجھتے ہیں۔

آزاد سبحانی

(مسلم گزٹ)

ذیل میں ہم وہ اشتہار نقل کرتے ہیں جو اخویم مرزا حسام الدین احمد صاحب احمدی سنی نے رسالہ ہوئے بغرض مصالحت شیعہ سنی بجواب ایڈیٹر نجم شایع کیا تھا۔ (ایڈیٹر)

حسام کھائینگے مہدی کی مسیلمہ کیطرح
نیاز نامہ کا اسکے جواب لکھیں تو

روسا شہر کو مخفی نہ رہے۔ کہ ہم نے ایک اشتہار جس کا نام پیغام صلح تھا ۱۳۲۷ھ میں شایع کر کے درمیان شیعہ سنی کے اتفاق چاہا جس پر اخبار النجم نے ربیع الاول ۱۳۲۷ھ میں بہت برہم ہو اور عاجز کو قادیانی چیلا بناتے ہوئے یوں جواب تحریر کیا کہ اہل تشیع قطعی منکر و محرف اس قرآن کے ہیں۔ اس لئے ان سے مصالحت ہونا غیر ممکن ہے۔ اگرچہ ایسا فرمانا مولانا عبد الشکور صاحب کا اون کی صلاحیت علم کی سرعت تھی اسلئے کہ حضرات شیعہ منکر و محرف کلام الہی کے ہوں تو ان کے پاس پھر باقی کیا رہا۔ کیونکہ عہد سلاطین نزاریہ کے تمامی کتب خانہ سلطان جلال الدین نے بادشاہ بخت نصر کی طرح جلا کر خاک سیاہ کر دیئے اور اسی طرح رفتہ رفتہ دوسرے چار سو مصنفوں کی تصانیف بھی دور زوال میں آگئیں۔ جیسا کہ ۱۷ بار برباد بخت نصر نے عیسائیوں کے کتبخانہ کی کی تھی ہو بہو نقشہ چنگیزیہ نے شیعوں کے کتب خانہ کو قطعی نیست و نابود کر دیا اور ہمارا بیان تواریخ پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ کہ بجز انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون کے کوئی کتاب شیعوں میں باقی نہ رہی کیونکہ اوسکی نگہبانی و ترتیب خدا کی طرف سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عین حیات میں ہی ہو چکی تھی جیسا فرمایا اللہ صاحب نے تنزیل من الرحمن الرحیم کتب فصلت ایتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون۔ اس جگہ سلیم الفطرت انسان اور سعید روح خیال کر سکتا ہے کہ جب قرآن پاک کتاب کی شکل میں عہد نبوی میں نہ تھا تو اللہ بزرگ نے کتاب کس کو فرمایا اور قران کس کا نام رکھا اسی طرح سورہ نمل میں اتلوا القرآن فرمایا کہ لوگوں کو قران پڑھکر سنا دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سال وفات میں حضرت مسیح کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے دو بار قرآن پڑھکر سنا دیا اور تمام لوگوں سے خود بھی حرف بحرف سنکر فرمایا کہ یہ ہے قرآن درمیان تمہارے چھوڑتا ہوں اب غور کرنیکا مقام ہے۔ کہ اگر قرآن پاک کتاب کی شکل میں نہ تھا تو لوگوں کو سنایا گیا اور لوگوں سے سنا گیا اور درمیان امتیوں کے سونپا گیا اور مسیلمہ کذاب نے جواب کس کتاب کا لکھا تھا وہی تو قرآن تھا یا کچھہ اور جسکو کہ وہ باوجود مکمل ہونے نمونہ قرآن کے نہ بنا سکا۔ اب ہم شیعوں کی معتبر کتب کی روایات پر توجہ کرتے ہیں چنانچہ کلینی ہشام بن سالم سے اور وہ ابی عبد اللہ سے نقل کرتا ہے کہ قرآن میں سترہ ہزار آیات تھیں اب اس میں اول راوی ہشام بن سالم ہے کہ جسکو ہشام بن حکم کافر و دجال بناتے ہوئے لکھتا ہے کہ اسکی دو روایتیں بھی مردود ہیں جسکو سجاد باقر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ دوسرا راوی ابی عبد اللہ ہے کہ جسکو نجاشی کہتا ہے۔ ابا عبد اللہ ضعیف [illegible] اور قال احمد بن الحسین [illegible]

یعنے نجاشی اور احمد بن حسین کہتے ہین کہ ابی عبد اللہ دجال ہے بنا تلمیذ حدیثین ابن تبریزی سے روایت کرتا ہے اور یہی حال قریب قریب محمد بن جشم ہلال ۔ سالم ۔ محمد بن نصر زبان ساقط کرنے قرآن کے ثقات کا ہے یہہ عاجز اس معاملہ خاص مین شیعون کو مرحبا کہتا ہے کیونکہ قرآن شریف مین جو کچھ بدل ڈالنے اور ساقط کر دیئے مین لوگ روایت کرتے ہین ابن بابویہ قمی نے انکو وضعی کہا ہے اور اس صدوق نے اپنے کتاب الاعتقادات مین مولوی عبد الحسین و مولوی سید محمد سجاد صاحبان لکھنوی کی طرح اس عقیدہ کاذبہ سے دست بردار ہو کر فارغ خطی دی ہے ۔ جسطرح کے ابن مطہر حلی نے حکم وضع کا لگایا ہے کس واسطے کہ جو روایات اعتقاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ باطل یا مردود ہے گو ہمارے نزدیک اصح الکتب ہی سے کیون نہ ہو ۔ غرض قرآن پاک ایک بڑی شہرت اور تواتر پر تہا جسکو تمام عالم کے مذاہب جانتے ہین حتے کے دیانند سرسبتی آریہ با وجود دشمن اسلام ہونے کے اس بات پر متفق ہے کہ قرآن پاک مین کمی و بیشی نہین ہوئی (دیکھو ستیارتھ پرکاش چودہوین سملاس کے ضمنی دیباچہ کو) اب ہر شخص کو لازم ہے کہ اس قرآن کو پورا مان کر خدا اور اسکے رسول کو خوش کرے اور جو خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے الفت و محبت رکھتا ہے اور خاتم النبیؐ کی حدیث کو مانتا ہے وہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر اسبات کا ایمان لاوے کہ وہ جو سید المرسلین نے فرمایا تہا کہ میری ہی امت مین سے مسیح موعود و مہدی پیدا ہوگا یہی ہین کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی تھی وہ مر چکے ایک زمانہ گذرا جیسا فرمایا اللہ تعالے نے یا عیسےٰ انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران) اور پھر فلما توفیتنی (مائدہ) جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام زندہ نہین ہین جسکی شہادت حدیث صریح سے ثابت ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو جماعت مردہ مین دیکہا پہر جب کہ ایک شخص آسمان پر زندہ موجود ہی نہین تو نزول اسکا کیسا اور اگر مر گیا تو نازل ہوتے وقت خاکی جسم کہان سے ساتہہ آجائیگا حق یہا ہے کہ آنیوالا مسیح و مہدی تو آچکا جس کی آنکہہ ہو وہ دیکھے کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعود ایسے وقت مین آئیگا کہ جب حکومت اور قوت نصاریٰ کی تمام روئے زمین پر پہیلی ہوئی ہوگی اور ریل جاری ہوگی اور [illegible] حصہ زمین کے زیر کاشت آجائینگے اور کاشتکاری کی طرف [illegible]

پر نہرون کی کثرت ہو جائیگی اور دنیوی حالت کی رو سے امن کا زمانہ ہوگا ۔ اور اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائیگی قوم نصاریٰ دنیا مین پھیل جاویگی اور دوسری قومون کو مغلوب کریگی اور دین کی محبت دلون سے ٹھنڈی ہو جاویگی پانی کم برسیگا علماء اس امت کے یہود کے مشابہ ہو جاینگے اور دیانت اور تقوے ان مین سے جاتی رہیگی جہوٹے فتوے اور مکاریان اور منصوبے انکا دین ہوگا غرض کہان تک مضمون احادیث لکھون ۔ البتہ ہم یہہ دیکھتے ہین کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ ہم نے بر حمت پروردگار حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بھی دیکھہ لیا اور ریل بھی دیکھہ لی نہرین بھی دیکھہ لین غرض جو دیکھنا تہا سو پروردگار دیکھہ چکے ۔

(فٹ نوٹ)

یہہ عاجز عموماً حضرات شیعہ و سنی اور خصوصاً مولوی عبد الشکور صاحب و سید محمد سجاد صاحب لکھنوی کو دعوت کرتا ہے کہ وہ حسب نشان وہی خسوف و کسوف آئے ہوئے مہدی مسعود پر ایمان لائین کیونکہ وہ حدیث کے موافق سنہ غاشی مین آچکا دیکھو جعفری سنہ ۱۳۱۱ ہجری اور اگر اس پر بھی کوئی انکار کرے تو مین اسبات پر بحث کرنے کو از روے منظوری گورنمنٹ تیار ہون کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے خیال کے موافق مہدی اور مسیح کو کسی آسمان پر یا غار مین دنیوی زندگی کے ساتہہ قرآن شریف یا احادیث صحیحہ سے جو مخالف قرآن کے نہ ہو ثابت کر دین ۔

خاکسار مرزا حسام الدین احمد احمدی

مسلمانو ہوشیار رہو!

حال مین ایک نہایت ہی عیارانہ منصوبہ دشمنان اسلام نے مسلمانون کو مشرک بنانے کے لئے گانٹھا ہے ۔ جس کے چہرہ سے اس امید پر پردہ اٹھایا جاتا ہے کہ مسلمان دجال کے اس نئے شر سے بچے رہین وہ ابلیسانہ چال یہہ ہے کہ مسلمانون مین رفتہ رفتہ اللہ کے نام کیطرف سے مغایرت پیدا کی جاوے اور اُن کو ایسے خدا کے ماننے کا عادی کیا جاوے جس پر اللہ کی ذات و صفات کا اطلاق نہ ہو سکے ۔ آریہ بھی خدا کو ایک مانتے ہین لیکن جو صفات وہ اس خدا سے منسوب کرتے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا خدا خالق نہین ہے ۔ حالانکہ مسلمانون کے خدا کی سب سے

یعنی نجاشی اور احمد بن حسین کہتے ہیں کہ ابی عبد اللہ دجال ہے بناتا ہے حدیثین اور تبریزی سے روایت کرتا ہے اور یہی حال قریب قریب محمد بن جمہور ہلال۔ سالم۔ محمد بن نصر راویان ساقط کرنے قرآن کے ثقات کا ہے یہہ عاجز اس معاملہ خاص مین شیعون کو مرحبا کہتا ہے کیونکہ قرآن شریف مین جو کچہہ بدل ڈالنے اور ساقط کر دیئے مین لوگ روایت کرتے ہین ابن بابویہ قمی نے انکو وضعی کہا ہے اور اسی صدوق نے اپنے کتاب الاعتقادات مین مولوی عبد الحسین و مولوی سید محمد سجاد صاحبان لکھنوی کی طرح اس عقیدہ کا فوبہ سے دست بردار ہو کر فارغخطی دی ہے۔ جسطرح کے ابن مطہر حلی نے حکم وضع کا لگایا ہے کس واسطے کہ جو روایات احاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ باطل یا مردود ہے گو ہمارے نزدیک اصح الکتب ہی سے کیون نہ ہو۔ غرض قرآن پاک ایک بڑی شہرت اور تواتر پر تہا جسکو تمام عالم کے مذاہب جانتے ہین حتےکے دیانند سرسبتی آریہ باوجود دشمن اسلام ہونے کے اس بات پر متفق ہے کہ قرآن پاک مین کمی و بیشی نہین ہوئی دیکھو ستیارتہہ پرکاش چودہوین سملاس کے ضمنی دیباچہ کو) اب ہر شخص کو لازم ہے کہ اس قرآن کو پورا مان کر خدا اور اسکے رسول کو خوش کرے اور جو خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے الفت و محبت رکھتا ہے اور خاتم النبیین کی حدیث کو مانتا ہے وہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر اسبات کا ایمان لاوے کہ وہ جو سید المرسلین نے فرمایا تہا کہ میری ہی امت مین سے مسیح موعود مہدی پیدا ہوگا یہی ہین کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی تھی وہ مر چکے ایک زمانہ گذرا جیسا فرمایا اللہ تعالے نے یا عیسے انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران) اور فلما توفیتنی (مائدہ) جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام زندہ نہین ہین جسکی شہادت حدیث معراج سے ثابت ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو جماعت مردہ مین دیکہا پہر جب کہ ایک شخص آسمان پر زندہ موجود ہی نہین تو نزول اسکا کیسا اور اگر مر کر گیا تو نازل ہوتے وقت خاکی جسم کہان سے ساتہہ آجاویگا حق یہی ہے کہ آنیوالا مسیح و مہدی تو آچکا جس کی آنکہہ ہو وہ دیکھے کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعود ایسے وقت مین آویگا کہ جب حکومت اور قوت نصارے کی تمام روئے زمین پر پہیلی ہوئی ہوگی اور ریل جاری ہوگی اور [illegible] زمین سب زیر کاشت آجاوینگے اور کاشتکاری کی طرف [illegible] زمین پر نہرون کی کثرت ہوجائیگی اور دنیوی حالت کی رو سے امن کا زمانہ ہوگا۔ اور اونٹنی کی سواری موقوف ہوجائیگی قوم نصارے دنیا مین پہیل جاویگی اور دوسری قومون کو مغلوب کریگی اور دین کی محبت دلون سے ٹھنڈی ہوجاویگی ہائی لم یرہ کا علما اس امت کے یہود کے مشابہ ہوجاوینگے اور دیانت اور تقوے ان مین سے جاتی رہیگی جہوٹے فتوے اور مکاریان اور منصوبے انکا دین ہوگا غرض کہان تک مضمون احادیث لکھون۔ البتہ ہم یہہ دیکہتے ہین کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ ہم نے بر حمت پروردگار حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بھی دیکہہ لیا اور ریل بھی دیکہہ لی نہرین بھی دیکہہ لین غرض جو دیکھنا تہا سو پروردگار دیکہہ چکے۔

(فٹ نوٹ)

یہہ عاجز عموماً حضرات شیعہ وسنی اور خصوصاً مولوی عبد الشکور صاحب و سید محمد سجاد صاحب لکھنوی کو دعوت کرتا ہے کہ وہ حسب نشان وہی خسوف وکسوف آئے ہوئے مہدی مسعود پر ایمان لاوین کیونکہ وہ حدیث کے موافق سنہ عاشی مین آچکا دیکہو جنتری سنہ ۱۳۱۱ ہجری اور اگر اس پر بھی کوئی انکار کرے تو مین اسبات پر بحث کرنے کو ازروے منظوری گورنمنٹ تیار ہون کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے خیال کے موافق مہدی اور مسیح کو کسی آسمان پر یا غار مین دنیوی زندگی کے ساتہہ قرآن شریف یا احادیث صحیحہ سے جو مغائر قرآن کے نہ ہو ثابت کر دین۔

خاکسار مرزا حسام الدین احمد دہلوی احمدی

مسلمانو ہوشیار رہو!

حال مین ایک نہایت ہی عیارانہ منصوبہ دشمنان اسلام نے مسلمانون کو مشرک بنانے کے لئے گانٹھا ہے۔ جس کے چہرہ سے اس امید پر پردہ اٹھایا جاتا ہے کہ مسلمان دجال کے اس نئے شر سے بچے رہین وہ ابلیسانہ چال یہہ ہے کہ مسلمانون مین رفتہ رفتہ اللہ کے نام کیطرف سے مغایرت پیدا کی جاوے اور ان کو اپنے خدا کے لئے گاڈ کا عادی کیا جاوے جس پر اللہ کی ذات وصفات کا اطلاق نہ ہو سکے۔ آریہ بھی خدا کو ایک مانتے ہین۔ لیکن جو صفات وہ اس خدا سے منسوب کرتے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا خدا خالق نہین ہے۔ حالانکہ مسلمانون کے خدا کی سب سے

بڑی صفت اُس کی خالقیت ہے۔ پس حضرات آریہ جس خدا کو مانتے ہین۔ وہ اللہ نہین ہے۔ بلکہ اللہ کا ایک شریک ہے۔ جو حضرات موصوف الصدر کے دماغ شریف کا نتیجہ ہے۔ اور اسی طرح جو لوگ ایسے خدا کو مانتے ہین جس مین وہ صفات موجود نہین جو اللہ تعالےٰ سے نسبت رکھتی ہین وہ ضرور مشرک ہین۔ عیسائی بھی جس خدا کو مانتے ہین وہ بیٹا رکھتا ہے اور اس لئے کمزور ہے حالانکہ اسلام کا خدا "لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد" ہ کا مصداق اعظم اور ایسی تمام کمزوریون سے پاک ہے۔ پس عیسائی بھی مشرک ہین۔ عام اصطلاح مین عیسائی اپنے اس خدا کو "لارڈ جیزس کرایسٹ" کہتے ہین اسلئے جو کوئی بھی لفظ لارڈ کو زیادہ رواج دیتا ہے وہ اللہ کے اسم مبارک کو دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔

چند دن سے اسی قسم کے باطل پرستون کو یہ ناپاک تجویز سوجھی ہے کہ وہ اللہ کے نام کو دنیا سے رفتہ رفتہ مٹادین اور اسکی جگہ مسلمانون مین "لارڈ" کے اسم کو رواج دیکر مسلمانون کو مشرک بنائین۔ اس طرز عمل کے موجد ایک کارڈ یا خط اپنے کسی واقف کو اس مضمون کا لکھہ دیتے ہین۔

(جس کا اردو ترجمہ یہہ ہے۔ الحق)

ترجمہ "اے لارڈ! مین بنت التجا کرتا ہون کہ تو تمام بنی نوع انسان کو برکت دے اور ہم کو بدیون سے بچا اور ہم کو اپنے سایہ مین جگہ دے"

"یہہ دعا تمام دنیا مین پھیلنی چاہئے۔ زمانہ سابق مین جبکہ دنیا کے دن اچھے تھے۔ یہہ کہا گیا تھا کہ جو شخص اس دعا کے الفاظ کو نقل کریگا۔ وہ کسی بڑی مصیبت سے نجات پائیگا۔ اور جو لوگ اس کے لکھنے سے درگذر کرینگے وہ سخت مصایب مین گرفتار ہونگے۔ جو لوگ اس دعا کو ۹ دن کے اندر لکھہ کر اپنے ۹ دوستون کو بھیجدینگے ان کو چوتھے دن کوئی نہ کوئی خوشخبری وصول ہوگی۔ اپنا نام تحریر نہ کرو۔ صرف تاریخ وصول واجراء لکھدو۔ براہ کرم اس پیغام کے سلسلہ کو نہ توڑئیے"

یہہ دعا وہ ہے جو عموماً عیسائی لوگ مانگا کرتے ہین۔ اس مین "لارڈ" سے مطلب بیٹے والا خدا یا یسوع مسیح خدا ہے۔ اور یاران شاطر یعنے حضرات پادریون کی اس خفیہ انجمن کا مقصد جو اس تحریک کی بانی مبانی ہے اور پیغام رسانی سے یہہ ہے کہ مسلمان اللہ کے پیارے اور مقدس نام کو چھوڑ کر لفظ "لارڈ" کے استعمال کے عادی بنا دئے جائین اور ان کی نسلون کو یہہ نام بیگانہ نہ معلوم ہو۔ اور اس طور پر شرک ان کی گھٹی مین پڑ جائے۔ یارون نے انسان کی فطری کمزوری سے عموماً اور مسلمانون کی سادہ لوحی سے خصوصاً فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک تو دعا کے الفاظ ایسے رکھے ہین جن سے ظاہر بینون کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ دوسرے لکھنے پر ایک کامیابی کی امید دلائی ہے۔ اور نہ لکھنے پر عذاب کی دہمکی دی ہے اور اسباب کو چھپانے کے لئے کہ یہہ فعل کسی عیسائی کا ہے یا کسی اور کا ہدایت کی ہے کہ نام نیچے نہ لکھا جاوے۔ الغرض اس خط کے سلسلہ مین بڑے دجل کی بنیاد رکھی ہے۔ مومن کا کام ہے کہ ایسے شیطان لعین کا سر پہلے ہی کچل کر رکھدے۔

سرچشمہ شاید گرفتن بمیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

مجھے بھی آج ۲۹ ستمبر ۱۹۱۲ء کو ایک کارڈ اسی قسم کا شاہجہانپور سے آیا ہے۔ اور چار پانچ روز ہوئے میرے ایک دوست کو بھی اسی مضمون کا خط ملتان سے آیا تھا۔

(راقم خادم ایڈیٹر الحق کے نام بھی یہہ خط آیا ہے۔ ایڈیٹر)

ان دو خطون سے یقین ہوگیا کہ اس دجل کا جال بڑا بھاری ہے اور ضرور ہے کہ یہ کشتی ناظرین "الحق" کے ہان بھی اپنے جادو کے ڈورے ڈال رہی ہو۔ میرے دل مین اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کا القا کیا کہ مسلمانون کے رنگ مین یہہ شیطان کی بھنک ہے۔ اور اس کا سدباب ضروری ہے۔ اسی لئے یہہ چند سطرین اس غرض سے قلمبند کی گئی ہین کہ مسلمان آگاہ ہوجائین اور اپنا وقت اور اپنے پیسے اس شرک کی اشاعت مین صرف کرکے مفت مین گنہگار نہ بنین۔ اسلام مین خود بڑی بڑی دلنشین اور دلآرا دعائین موجود ہین۔ جو اپنے پہلوئے اثر مین دنیا و دین دونون کو دبائے ہوئے ہین۔ مسلمان اگر چاہتے ہین۔ تو انہین کی اشاعت کرین۔ مثلاً کیا پیاری دعا ہے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ مسلمانون کو لازم ہے کہ اس دجالی چال کا توڑ اس دعا کی تشہیر سے کرین۔

خاکسار سید محمد حسین احمدی۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ لاہور

(زمیندار)

بقیہ مراسلات

اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر

آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرستی جی کی یادگار مین حسب معمول اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر دیوالی کے موقعہ پر یکم نومبر کو بڑی آب و تاب سے شایع ہوگا۔ جس مین بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے برگزیدہ اصحاب اور مشہور و معروف اہل قلم کے زبردست مضامین (نظم و نثر) رشی کے جیون اور ان کے کام کے متعلق درج ہونگے۔ پرچہ کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کی غرض سے اس سال بھی چار انعام مشتہر کئے گئے ہین۔ یعنے دس اور پندرہ روپے کے دو انعام رشی جیون کے متعلق دو عمدہ نظمون کے لئے اور دس اور پندرہ روپیہ کے دو انعام مضامین کے لئے۔ یہہ دو انعام ان اصحاب کو دیئے جاوینگے جو سوامی دیانند جی کی زندگی کے متعلق کوئی نیا واقعہ یا نیا نکتہ خیال پیش کرینگے) بلا تفریق مذہب و ملت تمام اصحاب سے مضامین اور نظمون کے لیے درخواست کی گئی ہے۔ اس سال پرچہ مین رشی کی ایک دو نہایت عمدہ رنگین تصاویر خاص طور پر بمبئی یا پونہ سے بنواکر لگائی جاوینگی۔ غرضیکہ پرچہ کو ہر طرح سے شاندار بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ قیمت فی پرچہ ۲ مع محصول ڈاک ہوگی۔

کرشن۔ بی۔ اے اڈیٹر پرکاش لاہور

"پادریون کی نئی چال"

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

سچے اور حی و قیوم خدا عزوجل سے اس کی عاجز اور ناتوان مخلوق کو برگشتہ کرنے اور عاجز انسان کو خدا منوانے کے جسقدر پادری صاحبان شایق پائے جاتے ہین اس کے نظیر دوسرے مشرکون مین بہت کم پائی جاتی ہے۔ پادری صاحبان رات دن یہہ ہی منصوبے سوچتے رہتے ہین کہ کسی طرح اللہ اور خدا رب العالمین سے لوگون کو برگشتہ کرکے ایک ناتوان اور سخت تر کمزور انسان کے ورکی جبہ سائی کرائی جائے پادری صاحبان کی سب سے بڑی خواہش صرف یہہ ہے کہ کل انسان سچے خدائے کریم کو چھوڑکر یسوع مسیح کو اپنا خالق و مالک یقین کرین۔ لیکن ہر ایک جانتا ہے کہ بناوٹی خدا سچے اور حقیقی خداوند کریم کے مانند کسی حالت مین ہو سکتا ہی نہین۔ بدبخت ہے وہ انسان جو یسوع مسیح کی کمزوریان انجیل مین منصفانہ دیکھے بلکہ پڑھنے ہی ملاحظہ کرے کے بعد ان کو سچے خدا کے برابر یقین کرکے اپنے وجود پر آپ ظلم کرے۔ پادری صاحبان نے حال مین انگریزی زبان مین ایک دعا کی اشاعت کی ہے جس مین یسوع مسیح کو خداوند لکھنے کے بجائے "لارڈ" تحریر کیا ہے جیسے کہ عام طور پر وہ یسوع مسیح کو لارڈ کہتے ہین۔ اس دعا کو ہر ایک کے پاس پہونچانے کے لئے امید و بیم کے پہلو دکھلا کر یہہ ہدایت کی ہے کہ کم سے کم اسکو نو اصحاب تک پہونچایا جائے۔ مگر اپنا نام ہرگز ظاہر نہ کیا جائے۔ میرے پاس بھی اس قسم کی دو تحریرین اب تک پہونچ چکی ہین۔ چونکہ مین ایک مسلمان ہون اور خدا تعالی کی وحدانیت کا قائل مقدس حضرت محمد صلعم پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور صرف اسلام پاک کو ہی ہر ایک طرح کی خیر و خوبی کا ذریعہ تسلیم کرتا ہون اس لئے مین نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستون اور مسلمان بھائیون کو اس دعا کے بجائے ایک تعجب خیز دعا کی اشاعت کی تحریک کرون گو یہ سچ ہے کہ ہم مسلمانون کے لئے قرآنی دعائین کافی ہین۔ مگر آجکل چونکہ انگریزی سب کے اندر دھس گئی ہے اس لئے اکثر انگریزی لباس کے ساتھ انگریزی دعا کے بھی دلدادہ پائے جاتے ہین۔ اور اسی لئے پادری صاحبان اس سے فائدہ اٹھاتے ہین۔ جس کے مقابل اسکی اشاعت کی مین نے ضرورت سمجھی۔

اب مین پہلے پادری صاحبان کی دعا پیش کرتا ہون اور بعد ازان وہ جو مین نے تجویز کی ہے۔ اور زور سے التماس کرتا ہون کہ مسلمان بھائی اسکو ہر ایک یار دوست آشنا کے علاوہ پادریون تک بھی پہونچائین (مسلمان)

نوٹ دعا کا ترجمہ بہرہ منقولات مین درج ہو چکا ہے۔ اس لیے چھوڑ دیا۔ (ایڈیٹر)
(میری ایجاد کردہ دعا معہ ضروری ہدایت کے یہہ ہے) (مسلمان)

O. almighty God the God of all creation thy glory and greatness is Unpproachble. Thou art quite Unrivalled. Thou hast no son. Mohammad (Peace be upon him) is thine reliable prophet and respected parsonage. Islam is a Sacred and Sactified religion. Passon Trusting in God's oneness putting his faith upon Mohammad (Peace be upon him

آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرستی جی کی یادگار مین حسب معمول اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر دیوالی کے موقعہ پر یکم نومبر کو بڑی آب و تاب سے شایع ہوگا۔ جس مین بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے برگزیدہ اصحاب اور مشہور و معروف اہل قلم کے زبردست مضامین (نظم و نثر) رشی کے جیون اور ان کے کام کے متعلق درج ہونگے۔ پرچہ کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کی غرض سے اس سال بھی چار انعام مشتہر کئے گئے ہین۔ یعنے دس اور پندرہ روپے کے دو انعام رشی جیون کے متعلق دو عمدہ نظمون کے لئے اور دس اور پندرہ روپیہ کے دو انعام مضامین کے لئے۔ یہہ دو انعام ان اصحاب کو دیئے جاوینگے جو سوامی دیانند جی کی زندگی کے متعلق کوئی نیا واقعہ یا نیا نکتہ خیال پیش کرینگے) بلا تفریق مذہب و ملت تمام اصحاب سے مضامین اور نظمون کے لیے درخواست کی گئی ہے۔ اس سال پرچہ مین رشی کی ایک دو نہایت عمدہ رنگین تصاویر خاص طور پر بمبی یا پونہ سے بنوا کر لگائی جاوینگی۔ غرضیکہ پرچہ کو ہر طرح سے شاندار بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ قیمت فی پرچہ ۲ محصول ڈاک ۱ ہوگی ۔

کرشن۔ بی۔ اے اڈیٹر پرکاش لاہور

"پادریون کی نئی چال"

بہرنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

سچے ازلی و قیوم خدا عزوجل سے اس کی عاجز اور نا تواں مخلوق کو برگشتہ کرنے اور عاجز انسان کو خدا منوانے کے جسقدر پادری صاحبان شایق پائے جاتے ہین اس کے نظیر دوسرے مشرکون مین بہت کم پائی جاتی ہے۔ پادری صاحبان رات دن یہہ ہی منصوبے سوچتے رہتے ہین کہ کسی طرح اللہ اور رب العالمین سے لوگون کو برگشتہ کرکے ایک ناتوان اور سخت کمزور انسان کے در کی جبہ سائی کرائی جائے پادری صاحبان کی سب سے بڑی خواہش صرف یہہ ہے کہ کل انسان سچے خدائے کریم کو چھوڑ کر یسوع مسیح کو اپنا خالق و مالک یقین کرلین۔ لیکن ہر ایک جانتا ہے کہ بناوٹی خدا سچے اور حقیقی خداوند کریم کے مانند کسی حالت مین ہو سکتا ہی نہین۔ بد بخت ہے وہ انسان جو یسوع مسیح کی کمزوریان انجیل مین دیکھا نہ ہو بلکہ پھر بھی ان کو خدا کرتا ہے کہ بعد ان کو سچے خدا کے

برابر یقین کرکے اپنے وجود پر آپ ظلم کرے۔ پادری صاحبان نے حال مین انگریزی زبان مین ایک دعا کی اشاعت کی ہے جس مین یسوع مسیح کو خداوند لکھنے کے بجائے "لارڈ" تحریر کیا ہے جیسے کہ عام طور پر وہ یسوع مسیح کو لارڈ کہتے ہین۔ اس دعا کو ہر ایک کے پاس پہونچانے کے لئے امید و بیم کے پہلو دکھلا کر یہہ ہدایت کی ہے کہ کم سے کم اسکو نو اصحاب تک پہونچایا جائے۔ مگر اپنا نام ہرگز ظاہر نہ کیا جائے۔ میرے پاس بھی اس قسم کی دو تحریرین اب تک پہونچ چکی ہین۔ چونکہ مین ایک مسلمان ہون اور خدا تعالی کی وحدانیت کا قائل مقدس حضرت محمد صلعم پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور صرف اسلام پاک کو ہی ہر ایک طرح کی خیر و خوبی کا ذریعہ تسلیم کرتا ہون اس لئے مین نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستون اور مسلمان بھائیون کو اس دعا کے بجائے ایک نتیجہ خیز دعا کی اشاعت کی تحریک کرون گو یہ سچ ہے کہ ہم مسلمانون کے لئے قرآنی دعائین کافی ہین۔ مگر آجکل چونکہ انگریزی سب کے اندر دھس گئی ہے اس لئے اکثر انگریزی لباس کے ساتھ انگریزی دعا کے بھی دلدادہ پائے جاتے ہین۔ اور اسی لئے پادری صاحبان اس سے فائدہ اٹھاتے ہین۔ جس کے مقابل اسکی اشاعت کی مین نے ضرورت سمجھی۔

اب مین پہلے پادری صاحبان کی دعا پیش کرتا ہون اور بعد اوسکے وہ جو مین نے تجویز کی ہے۔ اور زور سے التماس کرتا ہون کہ مسلمان بھائی اسکو ہر ایک یار دوست آشنا کے علاوہ پادریون تک بھی پہونچا دین (مسلمان)

نوٹ دعا کا ترجمہ بہرہٴ منقولات مین درج ہو چکا ہے۔ اس لیئے چھوڑ دیا۔ (ایڈیٹر) (میری ایجاد کردہ دعا معہ ضروری ہدایت کے یہہ ہے) (مسلمان)

O. almighty God the God of all creation thy glory and Greatness is Unapproachble. Thou art quite unequalled. Thou hast no Son. Mohammad (Peace be upon him) is thine reliable prophet and respected personage. Islam is a Sacred and Sactified religion. Person Trusting in God's openess putting his faith upon Mohammad (Peace be upon him)

And following the Principles of Islam will surely find himself crowned success and prosperity."

Blessed are those who act upon this and circulate about four copies of this sort to their friends.

Let he not be an eleventh to be profited by this deed of virtue.

بقیہ منقولات

آریہ سماجیون کا استری جاتی پر ظلم

از پنڈت گنگا پرشاد جی بی اے

ہمارے رشیون کے بعد دیانند پہلا تھا جس نے ہندوستان کی عورتون کو اس قابل رحم حالت سے نکالا ہو۔ اس نے نہ صرف استریون کو وید پڑہنے کی ہی اجازت دی۔ بلکہ اس نے ان کا درجہ مردون کے برابر بتلایا۔ شادی کے قوانین دونون کے لیے یکسان بنائے جس طرح ایک عورت کو ایک مرد سے شادی کرنے کی اجازت دی۔ اسی طرح ایک مرد کو صرف ایک ہی عورت کا خاوند ہونا جائز قرار دیا۔ جس طرح ایک عورت اپنے منکوحہ خاوند کے علاوہ دوسرون سے تعلق پیدا کرنے سے مکروہ اور ملعون سمجھی جاتی ہے۔ اسی پرکار ایک مرد بھی اپنی بیوی کے علاوہ دوسری عورتون کے تعلق سے ملعون ہو جانا چاہیے۔ اگر گشت یونی استری کو بیر پرواہ کرنا بجا نہین ہے۔ تو مرد اگر وہ بیر پرواہ کرنا چاہتا ہے الکشت یونی ہونا چاہیے۔ نیوگ کی جو شرائط عورتون کے لیے لازمی ہین۔ انہین کی پابندی مردون پر بھی لابدی ہے

یہہ پوزیشن تھی جو سوامی دیانند نے عورتون کے لیے قرار دی۔ اور ہر شخص یہہ امید کرسکتا ہے کہ آریہ سماج کی عورتین یورپ ہندو کی عورتون سے زیادہ افضل ہونگی اور آریہ سماج کے ممبران کو زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہونگے۔

مگر سخت افسوس کا مقام ہے کہ اگر اندرونی حالت کو دیکھا جائے تو آریہ سماجی اتنے ہی ظالم اور متعصب ہین۔ جتنے ان کے پورانک بھائی تھے یا ہین۔ اگرچہ انہون نے اپنی لڑکیون کو کچھ کچھ تعلیم دینی شروع کردی ہے (زیادہ نہین) مگر ان کے دیگر حقوق کی طرف بالکل توجہ نہین دی ہے۔ عورتون کے ناجائز قیود کو توڑنا وہ ایسا ہی برا سمجھتے ہین جیسا دیگر لوگ شادی کے متعلق انہون نے ایک قدم بھی آگے نہین بڑہایا۔ اگر ان کی شادیان دیکھی جائین جن کو یہہ لوگ ویدک ریتی کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ تو سوائے پاکھنڈ کے اور کچھ بھی نہین ہے۔ وہ ویدک منتر اور وہ اعلےٰ طریقہ جن کا ذکر رشی نے اپنی سنسکار ودہی مین کیا ہے ان لوگون کی مجہول بازی مین استعمال ہوتے ہین۔ یا دوسرے الفاظ مین نقالون کی نقلون کی جگہ ان وید منترون نے لے رکھی ہے۔ اگرچہ الفاظ سخت ہین۔ مگر مین امید کرتا ہون کہ ناظرین مجھے معاف کرینگے۔ کیونکہ امر واقعہ یہی ہے۔ ایک طرف تو چھوٹی عمر والے لڑکے لڑکیون کی شادیان صرف اس وجہ سے ویدک کہلائی جاتی ہین۔ کہ ان مین شی کے گیت نہین بنائے جاتے یا ناچ کی بجائے بھجن منڈلی بلائی جاتی ہے۔ دوسری طرف رنڈوون کا بواہ کنواریون سے کرایا جاتا ہے۔ اور ہمارے آریہ پنڈت اس قسم کے سنسکارون کو ویدک ریتی سے کراتے ہوئے مطلق نہین شرماتے ان کا کام تو صرف یہہ ہے۔ کہ منتر پڑہہ دیا۔ یا ہون کرادیا ان کی بلا سے چاہے در اور بدھو کا پرسپر سمبندھ واجب ہو یا ناواجب کہا جاتا ہے کہ بہید ہر وید منترون کو پانس ہلکش۔ دیہچار کی باتون مین استعمال کیا کرتا تھا۔ میرے خیال مین آریہ سماجی بھی ان کا ناجائز استعمال کرنے سے نہین چوکتے کیونکہ در اور بدھو کے ناجائز اور ناواجب تعلق کو جائز کہتے ہین۔ مگر اس سے بھی بھیانک نظارہ اس وقت دیکھنے مین آتا ہے۔ جب ایک مرد صرف اس لئے بیر پرواہ کرتا ہے کہ اس کی پہلی استری سے سنتان نہین ہے۔ یہان شاید لوگ یہہ کہین۔ کہ لاولدی کی حالت مین اولاد کے لیے دوسری استری سے سمبندھ کرنے کی اجازت سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش مین دی ہے۔ مگر یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ سوامی جی کی مراد صرف نیوگ سے یعنے برائے چندے تعلق سے ہے اور اس طرح سے پیدا کی ہوئی سنتان پہلی استری کی ہی سنتان

and following the Principles of Islam will surely find himself Crowned Success and prosperity"

Blessed are those who act upon this and circulate about four copies of this sort to their friends.

Let he not be an elenth to be profited by this deed of virtue.

بقیہ منقولات

آریہ سماجیوں کا استری جاتی پر ظلم

از مہاشہ گنگا پرشاد جی بی۔ اے

پرانے رشیوں کے بعد دیانند پہلا تھا جس نے ہندوستان کی عورتوں کو اس قابل رحم حالت سے نکالا ہو۔ اس نے نہ صرف استریوں کو وید پڑھنے کی ہی اجازت دی۔ بلکہ اس نے ان کا درجہ مردوں کے برابر بتلایا۔ شادی کے قوانین دونوں کے لیے یکسان بنائے جس طرح ایک عورت کو ایک مرد سے شادی کرنے کی اجازت دی۔ اسی طرح ایک مرد کو صرف ایک ہی عورت کا خاوند ہونا جائز قرار دیا جس طرح ایک عورت اپنے منکوحہ خاوند کے علاوہ دوسروں سے تعلق پیدا کرنے سے مکروہ اور ملعون سمجھی جاتی ہے۔ اسی پرکار ایک مرد بھی اپنی بیوی کے علاوہ دوسری عورتوں کے تعلق سے ملعون ہو جانا چاہیے۔ اگر اکشت یونی استری کو پنر بواہ کرنا بجا نہیں ہے۔ تو مرد اگر وہ پنر بواہ کرنا چاہتا ہے اکشت ویریہ ہونا چاہیے۔ نیوگ کی جو شرائط عورتوں کے لیے لازمی ہیں۔ انہیں کی پابندی مردوں پر بھی لابدی ہے

یہہ پوزیشن تھی جو سوامی دیانند نے عورتوں کے لیے قرار دی۔ اور ہر شخص یہہ امید کر سکتا ہے کہ آریہ سماج کی عورتیں پورانک ہندوؤں کی عورتوں سے زیادہ افضل ہونگی۔ اور آریہ سماج کے ممبران کو زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہونگے۔

مگر سخت افسوس کا مقام ہے کہ اگر اندرونی حالت کو دیکھا جائے تو آریہ سماجی اتنے ہی ظالم اور سفاک ہیں۔ جتنے ان کے پورانک بھائی تھے یا ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اپنی لڑکیوں کو کچھ کچھ تعلیم دینی شروع کر دی ہے (زیادہ نہیں) مگر ان کے دیگر حقوق کی طرف بالکل توجہ نہیں دی ہے۔ عورتوں کے ناجائز قیود کو توڑنا وہ ایسا ہی برا سمجھتے ہیں۔ جیسا دیگر لوگ شادی کے متعلق انہوں نے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا۔ اگر ان کی شادیاں دیکھی جائیں جن کو یہہ لوگ ویدک ریتی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ تو سوائے بطاق کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ ویدک منتر اور وہ اعلیٰ طریقے جن کا ذکر رشی نے اپنی سنسکار ودھی میں کیا ہے ان لوگوں کی مجلس بازی میں استعمال ہوتے ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں نقالوں کی نقلوں کی جگہ ان وید منتروں نے لے رکھی ہے۔ اگرچہ الفاظ سخت ہیں۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین مجھے معاف کرینگے۔ کیونکہ امر واقعہ یہی ہے۔ ایک طرف تو چھوٹی عمر والے لڑکے لڑکیوں کی شادیاں صرف اس وجہ سے ویدک کہلائی جاتی ہیں۔ کہ ان میں ہنسی کے گیت نہیں بلائے جاتے یا ناچ کی بجائے بھجن منڈلی بلائی جاتی ہے۔ دوسری طرف رنڈووں کا بواہ کنواریوں سے کرایا جاتا ہے۔ اور ہمارے آریہ پنڈت اس قسم کے سنسکاروں کو ویدک ریتی سے کراتے ہوئے مطلق نہیں شرماتے ان کا کام تو صرف یہہ ہے۔ کہ منتر پڑھ دیا۔ یا ہون کرا دیا ان کی بلا سے چاہے ور اور بدھو کا پرسپر سمبندھ واجب ہو یا ناواجب کہا جاتا ہے کہ مہیدھر وید منتروں کو نا پسند بھکشن۔ وبھچاری باتوں میں استعمال کیا کرتا تھا۔ میرے خیال میں آریہ سماجی بھی ان کا ناجائز استعمال کرنے سے نہیں چوکتے کیونکہ ور اور بدھو کے ناجائز اور ناواجب تعلق کو جائز کہتے ہیں۔ مگر اس سے بھی بھیانک نظارہ اس وقت دیکھنے میں آتا ہے۔ جب ایک مرد صرف اس لیے پنر بواہ کرتا ہے کہ اس کی پہلی استری سے سنتان نہیں ہے۔ یہاں شاید لوگ یہہ کہیں۔ کہ لاولدی کی حالت میں اولاد کے لیے دوسری استری سے سمبندھ کرنے کی اجازت سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں دی ہے۔ مگر یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ سوامی جی کی مراد صرف نیوگ یعنی عارضی چند نے تعلق سے ہے اور اس طرح سے پیدا کی ہوئی سنتان پہلی استری کی ہی سنتان

کہی جاتی ہے۔ و نیز نیوگ کی اجازت استری و پُرش دونون کو ہے۔ نہ صرف پُرش ہی کو۔ سوامی جی نے کہین نہین لکھا۔ کہ مروجہ طور پر دوسری شادیان کر کے پہلی استریون پر ظلم کیا جائے۔ ہمارے آریہ بہائی وہی کرتے ہین۔ جو وے اپنے پورانک رشتہ دارون کو دیکھتے ہین۔ صرف نام کے لئے سنسکار ودھی پڑھ لیتے ہین۔ جب کسی شخص کے اولاد نہین ہوتی۔ تو وہ اپنی ہٹ دہرمی سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ میری عورت بانجھ ہے۔ اس بہلے آدمی کو خواب مین بھی یہہ خیال نہین ہوتا کہ خرابی مجھہ مین ہے۔ زبردست ہمیشہ اپنے کو بےعیب اور دوسرون کو قصوروار سمجہا کرتا ہے۔ ظلم کی یہی نشانی ہے۔ اب آپ خیال فرمائین کہ اولاد کی خواہش کا حق نہ صرف مرد کو ہی ہے۔ بلکہ عورت کو بھی۔ مگر مرد سمجھتا ہے کہ عورت کو کوئی حق نہین ہے۔ کہ اپنے خاوند کے ناقابل ہونے کی حالت مین اولاد کی خواہش کر سکے۔ جبکہ مرد کو کافی استحقاق ہے کہ دوسری عورت سے شادی کر لے۔ اور اپنی پہلی عورت کو ناقابل تولید سمجھ لے وہ اپنی ذات کو ملزم قرار دینا گوارا نہین کر سکتا۔ دوسرے کی ذات کنوئے مین پڑے۔ اس کی بلا سے۔ جب اس بہانہ سے وہ دوسری شادی کرتا ہے۔ تو قدرتی طور پر پرانی بیوی کی خبر گیری چھوڑ دیتا ہے۔ یہہ بات صرف ہندوؤن مین ہی نہین۔ بلکہ آریون مین دیکھی گئی۔ اگر کہین دوسری عورت سے اولاد ہو گئی۔ تو پہلی عورت بالکل زندہ درگور ہو جاتی ہے۔ اس کو ہر قسم کے طعنے دیئے جاتے ہین۔ لوگ اس کا منہ دیکھنا پسند نہین کرتے۔ خاوند ہر وقت اس کو تنگ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے گویا اس بیچاری کو پہلے صرف اولاد نہ ہونے کا رنج تہا۔ مگر اب اس کے ساتھہ خاوند کے ظلمون کا بھی پہاڑ سا ہے تو وہ بیوہ ہی اچھی تہی۔ اگر کسی آریہ کے صرف لڑکی ہی ہو۔ تو وہ اولاد نرینہ کے لئے شادی کرنا لازمی سمجھتا ہے۔ کیونکہ لڑکی کا ہونا تو ان کی اصطلاح مین اولاد ہی نہین ہے۔

اس کے علاوہ اگر کبھی مرد کی استری بیمار ہو جاتی ہے اور اس کا علاج مشکل نظر آتا ہے تو بجائے اس مشکل کشائی کے وہ جہٹ بواہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ پرانی بیوی اپنے مرض کے علاوہ ایک اور مرض مین مبتلا ہو جاتی ہے۔ خاوند کا عین فرض تھا۔ کہ جس استری کو اس نے اردھانگی بنایا تھا۔ اس کی تکلیف کے وقت مین اس سے ہمدردی ظاہر کرے مگر معاملہ برعکس ہے۔ وہان گلے پر چھری پہیری جاتی ہے اور ... کو جلا کر عیش اڑائے جاتے ہین۔ یہہ لوگ آریہ کہلاتے ہوئے بھی وہ کام کرتے ہین جنپر آسمان تھراتا ہے

ان کے گہرون مین استریون کی وہ حالت ہوتی ہے کہ الامان۔ اگر خدا نخواستہ یہہ کسی مرض لاعلاج مین مبتلا ہو جاوین۔ اور ان کی استری اس بنا پر دوسری شادی کرنے کا وچار پرگٹ کرے۔ تو ایسے ناراض ہونگے۔ کہ جس کا کچھہ ٹھکانا نہین۔ اس وقت پتی ورت دہرم کے سلسلے اپدیش یاد آجاوینگے۔ اور سمرتیون کی ورق گردانی کا سوال ہو جائیگا۔ لیکن اگر ان سے کوئی کہدے کہ کیون صاحب آپ سداچار کے کس نیم سے ایسا کرتے ہین تو ان کو غصہ آجاتا ہے اور کہنے لگتے ہین کہ ابھی نیوگ کا زمانہ نہین آیا۔ لہذا پُنر بواہ کر لینا چاہیئے۔ مگر ایسے پُنر بواہ کو اپنی استریون کے حق مین معیوب سمجھتے ہین۔ گویا ایشور پرماتما نے ان کو اپنی استریون کا ہر طرح سے مالک قرار دے دیا ہے۔ پھر لوگون پر ان کو اعتراض ہے قرآن کی تعلیم پر اعتراض ہے۔ مگر اپنے اعمال پر اعتراض نہین ہے۔

ویدک ریتی کی مٹی پلید

اس کے تعلق مین ایک بات کہی جا سکتی ہے۔ وہ یہہ ہے کہ ہر آریہ اخلاقی جرأت نہین رکھتا اور نہ یکسان طور پر دہارمک ہو سکتا ہے۔ مین مانتا ہون کہ دیگر سوسائٹیون کے مانند آریہ سماج مین بھی کمزور آدمی موجود ہین مگر ساتھہ ہی اس کے یہہ ضرور ہے کہ اگر کوئی آریہ جھوٹ بولتا ہے۔ تو وہ ہرگز یہہ نہین کہتا کہ جھوٹ بولنا ویدک سدھانت ہے۔ اگر کوئی آریہ رشوت لیتا ہے۔ تو وہ رشوت کو دہارمک بات قرار نہین دیتا۔ مگر یہان تو غضب یہہ ہے کہ آریہ سماجیون مین جتنے بواہ ہوتے ہین سب ویدک ریتی سے چاہے ویدک اصول مین سے ایک کی بھی پابندی نہ ہوتی ہو۔ مجھے عرصہ تین سال کا ہوا۔ کہ ایک آریہ سماجی کی شادی مین جانیکا اتفاق ہوا رات کے وقت باقاعدہ سنسکار کرایا گیا۔ پنڈت جی ایک یوگیہ پُرش تھے لڑکے کے چچے بہائی نے کئی سماجک انسٹی ٹیوشنون کو دان بہی دیا۔ مگر دوسرے دن دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دربواہت ہے۔ اور اس کی پہلی استری زندہ ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ جن پنڈت جی نے ویدک ریتی سے سنسکار کرایا۔ انہون نے ایک استری کے زندہ ہونے کی مین دوسری استری سے بواہ کرانا کیون ویدک تصور کر لیا۔ اس طرح پر ایک اور پرسدہ آریہ بہائی کے یہان سے مجھے دعوت ملی۔ کہ ان کا بواہ ہے۔ اور ویدک ریتی سے ہوگا۔ مین جانتا تہا کہ انکی استری موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک مرض لاعلاج مین مبتلا ہے

اگرچہ سوسائٹی سے اُن سے کسی قسم کا ایسا ریفلکٹ نہین لیا ہے کہ مرض واقعی علاج سے باہر ہے۔ نہ مہا بھارت یہ وید کب ریتی کون سی سنسکار ودھی ہے۔ بھائی اگر کسی مین کمزوری ہے تو اسکو آہستہ آہستہ پرسنی کوشش کرنا چاہیے۔ نہ کہ اُن پر ویدک ریتی کا لفافہ چڑھا کر ان کو مشہور کرنا چاہیے۔ عام طور پر لوگ چھپا کر پاپ کرتے ہین مگر اس دیش مین ہمارے آریہ بھائی کھلم کھلا ڈھول بجا کر پاپ کرتے ہین۔ یہہ پاپ سوسائٹی کی جڑھ کھودنے کے لئے بہت کافی ہے۔ اس معنی یہ ہین کہ آریہ سماج جیسی اعلے سوسائٹی بھی اپنی عورتون پر ظلم روا رکھتی ہے۔ روا ہی نہین۔ بلکہ اس کو جائز قرار دیتی ہے۔ مین نہین سمجھتا کہ ایسی جماعت کا استحکام کہانتک ہو سکتا ہے اور اس سے کیا فائدہ ہے جب یہ افراد کے حقوق کی حفاظت نہین ہو سکتی آریہ سماج کی عورتین کیا سمجھین گی کہ اُن پر سوامی دیانند نے کچھ اُپکار کیا ہے۔ اگر ان کی حالت مثل اُن کی ہندو بہنون کے خطرناک ہی رہی۔

نیچے کے نقشہ سے واضح ہوگا کہ آریہ لوگ اپنے ہندو بھائیون سے ایک قدم بھی آگے نہین ہین۔

پورانک ہندو	آریہ لوگ
(۱) کچھ کچھ اپنی لڑکیون کو پڑھاتے ہین۔	(۱) کچھ کچھ اپنی لڑکیون کو پڑھاتے ہین۔
(۲) لڑکی کو اپنی شادی مین آزادی نہین دیتے۔	(۲) لڑکی کو اپنی شادی مین آزادی نہین دیتے۔
(۳) صرف تھوڑی سی شادیان بلوغت مین ہوتی ہین۔	(۳) صرف تھوڑی سی شادیان بلوغت مین ہوتی ہین۔
(۴) کوئی کوئی ہندو بال بدھوا کا بواہ کرنے کو طیار ہین۔	(۴) کوئی کوئی ہندو بال بدھوا کا بواہ کرنے کو طیار ہین۔
(۵) رنڈوون کی شادیان کنوار یون سے ہوتی ہین۔	(۵) رنڈوون کی شادیان کنواریون سے ہوتی ہین۔
(۶) ایک استری کی حیاتین دوسری شادی کر لیتے ہین۔	(۶) ایک استری کی حیاتین دوسری شادی کر لیتے ہین۔
(۷) ہندو استریان پردہ کرتی ہین۔	(۷) ویدک استریان پردہ کرتی ہین۔
(۸) پردہ توڑنا برا سمجھتے ہین۔	(۸) پردہ توڑنا برا سمجھتے ہین۔
(۹) استریان یگیہ مین نہین بیٹھتی ہین۔	(۹) استریان یگیہ مین نہین بیٹھتی ہین۔
(۱۰) بعض فرقون مین قرار داد جائز ہے	(۱۰) بعض فرقون مین قرار داد جائز ہے۔

اب مین پوچھتا ہون کہ تیس پینتیس برس کی زندگی مین آریہ سماج نے عورتون کے لئے کیا کیا۔ کیا ان کی حالت مثل دوسری عورتون کے خراب و مجسمہ نہین ہے اور کیا آریہ سماجی فخر کر سکتے ہین۔ کہ انہون نے سوجی مہاراج کے اس حکم کی پابندی کی ہے جس مین عورتون کو ویدی اور قابل بتایا گیا ہے۔ میری رائے ناقص مین آریہ بھائیون کو چاہیے کہ اس قسم کی شادیون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھین۔ یہہ دراصل شادیان نہین بلکہ ناجائز تعلق ہین جن کو شری سوامی جی نے صاف طور پر پاپ کے نام سے منسوب کیا ہے۔ سب سے زیادہ اس طرف لوگون کو توجہ ہونا چاہئے جو پنڈت ہین اور بواہ سنسکار کرایا کرتے ہین۔ اگر وہ دیکھین کہ سنسکار ودھی کے اصول کے خلاف بواہ ہو رہا ہے یا استریون کے حقوق کے پامال ہونیکا اندیشہ ہے۔ تو وہان پر منترون کو ہرگز ایسے براہمون مین بولکر ناپاک نہ کرین۔ اگر پورانک ہندوون کی طرح آریہ پنڈت بھی بھاڑے کے ٹٹو بنکر بلا وچار کئے ہوئے ہر قسم کے سنسکارون کو ویدک سنسکار قرار دینگے۔ تو ویدون کی تقدس کو ایک خاص دھکا لگیگا منتر جو ہین وہ خود اپنے آپ کو اچارن کرنے سے نہ روک سکین گے۔ مگر آپ جیسے پُرشون کو لازم ہے کہ اُن کو وہان نہ پڑھین۔ جہان پڑھنے سے ان کی مٹی پلید ہوتی ہے اور ان کے نام پر دھبہ لگتا ہے۔ ویدون کے نام پر اب تک انواع اقسام کی بدعتین کیجاتی ہین۔ اب جبکہ سوامی دیانند نے ویدون کو ان کے اصلی سروپ مین دکھلایا ہے۔ تو آریہ سماج کو خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ان کا استعمال کہان پر ہوتا ہے جیسے امید ہے کہ لائق آریہ بھائی اس مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر فرماوینگے۔ اور اگر مین غلطی نہین کرتا۔ تو اپنی آریہ بہنون کو اپنے آریہ بھائیون کے ظلمون سے بچانے کی کوشش کرینگے۔

(پرکاش)

انگریزی گفتگو۔ ٹاپل پرائمری۔ اور عام شائقین کے لیے نہایت مفید ہے ہر فعل کے ذیل مین ایک مشق فقرات سوالیہ جوابیہ کی درج کی گئی ہے اور ان مشقون سے پہلے تمام الفاظ استفہامیہ۔ الفاظ مروجہ اور مختصر جملے اور محاورہ بطور تمہید پورے چار صفحون پر دیئے گئے ہین۔ تعداد صفحات انگریزی وار دو ۶۵۔ قیمت انگریزی مع اردو ۲ر۔ قیمت انگریزی ۳ر۔ ۲۵ یا زیادہ جلد سے کم کے

اظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۹)

بقیہ مضمون صفحہ ۶ کالم ۲

سردار راجندر سنگھ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوس طریق فیصلہ کی دعوت دی جس پر سردار صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہو سکتا تھا۔ یعنے یہہ کہ اوس احکم الحاکمین خدا سے فیصلہ کرائین جس پر باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تمام قوم و نیز حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو یقین اور ایمان ہے کہ وہ زندہ خدا ہے اور نیکون کی دعائین سنتا اور قبول کرتا ہے چنانچہ حسب ذیل دعوت قسم کہانیکے واسطے دی کہ سردار صاحب قسم کہادین۔

کہ درحقیقت باوا نانک دین اسلام سے بیزار تھے
اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کو بُرا سمجھتے تھے۔ اور نیز در
حقیقت پیغمبر اسلام نعوذباللہ فاسق اور بدکار تھے
اور خدا کے سچے نبی نہیں تھے۔ اور اگر یہہ دونون باتین
خلاف واقعہ ہین تو اے قادر کرتار مجھے ایک
سال تک اس گستاخی کی سخت سزا دے
اور ہم آپ کی اس قسم پر پانسو روپیہ ایک جگہ جہان آپ
کا اطمینان ہو جمع کرا دیتے ہین۔ پس اگر آپ درحقیقت
سچے ہونگے تو ایک سال کے عرصہ تک آپ کے ایک
بال کا نقصان بھی نہین ہوگا بلکہ مفت پانسو روپیہ آپ
کو ملیگا اور ہماری ذلت اور روسیاہی ہوگی
اور اگر آپ پر کوئی عذاب نازل ہو گیا تو تمام سکھ
صاحبان درست ہو جائینگے۔ مین جانتا ہون کہ سکھ صاحبون
کو اسلام سے ایک مناسبت ہے جو ہندوون کو نہین۔
اور وہ جلد آسمانی نشان کو سمجھ لینگے آپ لوگ
ہندوون کی طرح بزدل نہین بلکہ ایک بہادر قوم ہین
اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ اس طریق فیصلہ
کو ضرور قبول کر لینگے۔

جہارت مختو انصاف سے۔ اس میں نہ اپیچ پیچ یا مکر و حیلہ نہین صرف قسم کہانے پر بصورت عدم نزول عذاب میعاد ایک سال پانسو روپیہ نقد دینے کا وعدہ ہے۔ جو پہلے جمع کرو دیا جائیگا۔ اور ساتھ ہی اپنی ذلت اور رسوائی کا اقرار ہے۔ پہر دیکھئے کہ کس طرح سردار صاحب کو اس طریق فیصلہ پر راضی ہونیکے لئے اوبہارا گیا ہے کہ آپ بہادر ہین بزدل نہین ہین اس لئے امید ہے کہ آپ اس طریق فیصلہ کو ضرور قبول کرینگے۔ اور نہ صرف یہی کہ قومی بہادری کو یاد دلا کر قسم کہانیکے لئے اکسایا گیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑہکر آپ نے ان الفاظ مین سردار صاحب کو غیرت دلائی ہے کہ

دو مین آپ کو اس پر میشر کی قسم دیتا ہون جس کی
جناب مین آپ باوا نانک صاحب کو واصل سمجھتے ہین
اور باوا صاحب کی عزت کا آپ کی خدمت مین
واسطہ ڈالتا ہون کہ آپ ضرور اس طریق امتحان
کو قبول کرلین اور اگر اب بھی آپ میدان مین نہ آئین
اور حسب تصریح بالا قسم نہ کھائین اور بہانے پیش کرین
تو تمام دنیا گواہ رہے کہ ان چند سطور کے ساتھ
آپکے رسالہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا۔"

اے کان اور آنکھہ رکھنے والے انسانو! سوچو اور خوب غور سے سوچو! کہ اس سے بڑہکر اور کس طرح دعوت فیصلہ دیجاتی اور کن الفاظ مین اوس طریق پر فریق مقابل کو موقعہ امتحان دیا جاتا جو طریق انسانی ہاتھہ و قدرت سے باہر صرف خدا ہی کے قبضہ مین تھا۔ قومی بہادری جتلائی گئی۔ پرمیشر کی قسم دلائی گئی۔ گورو صاحب کا واسطہ ڈالا گیا۔ کہ کسی طرح اس امتحان مین سردار صاحب نکلین۔ مگر افسوس کہ اودہر سے صدا بر نخاست والا مضمون رہا۔ حالانکہ اسی اشتہار مین یہہ بھی لکھدیا تھا کہ سردار صاحب

ہم آپ سے یہہ وعدہ کرتے ہین کہ اگر کسی انسان کے
ہاتھہ سے آپ کو تکلیف پہونچے تو وہ ہماری بددعا کا
اثر ہرگز نہین سمجھا جائیگا۔ بلکہ ہم صرف اوس صورت
مین صادق ٹھہرینگے کہ جب بغیر انسانی
ہاتھون کے محض خدا کی تقدیر سے آپ کسی لاعلاج
بیماری مین اور آفت اور مصیبت مین ایک سال
تک مبتلا ہو جائین جس کا خاتمہ موت پر
ہو۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو ہر حالت مین ہم جھوٹے

ٹہر ینگے اور آپ پانسو روپیہ پانے کے مستحق ٹہر جائینگے ؀

ناظرین! خدا کے لئے انصاف کرو اور بتاؤ کہ یہہ تحدی یہہ زور صداقت یہ ایمان! بجز کسی خدا بین خدا نما کے ایک ناپاک منصوبہ باز خدا سے دور شیطان کے حضور رہنے والے دوکاندار مفتری سے بھی دیکھنے مین آیا ہے؟ لوگو! اوس خدا سے ڈرو جس کے ہاتہہ مین تمہاری جان ہے۔ اور پہر تقوے سے کام لو۔ تو ایسی نظیر کسی دشمن خدا اور رسول جہوٹے ملہم فریبی مامور من اللہ کے مدعی مین نہین پاؤ گے۔ یہہ وہ کہلا کہلا اور صاف وسیدہا طریق ہے جسکو ہر ایک سمجہہ اور فہم کا انسان جو خدا کی ہستی پر یقین رکہتا ہو بخوبی سمجہہ سکتا ہے کہ اوس مین فریق مقابل پر کوئی ناقابل برداشت بوجہہ نہین ڈالا گیا۔ اپنی اغراض یا ذاتی فوائد کو مدنظر نہین رکہا گیا۔ بجز اس ایک صورت کے کہ ایک سال کے اندر فریق مخالف آسمانی عذاب مین مبتلا ہو کر مرجائے جس مین انسان کے ہاتہون کا کوئی دخل نہ ہو دیگر ہر ایک صورت مین اپنے آپ کو کاذب قرار دیا جاکر پانسو روپیہ تاوان بھی ادا کرینگا وعدہ کیا گیا ہے۔ پہر کیا وجہ کہ فریق مخالف کا ہیرو میدان مین نہ آیا۔ حالانکہ اس کو اسی اشتہار مین لکہہ دیا تھا کہ پہلے۔

ایک اخبار مین حسب بیان مذکورہ بالا چہپوانا ہوگا کہ مین ایسی قسم کہانیکے لئے طیار ہون جس اخبار مین یہ اقرار شایع کرین ایک پرچہ اس اخبار کا بذریعہ رجسٹری ہمارے پاس بھیجدین۔ اور ہم ذمہ دار ہونگے کہ تین ہفتہ تک روز وصول اخبار سے آپ کے لئے پانسو روپیہ جمع کرادین بشرطیکہ آپ بلا کم وبیش حسب ہدایت ہمارے اشتہار کے اقرارات مطلوبہ کو اپنی طرف سے شایع کردین ؀

بلفظہ اشتہار مورخہ ۸ اپریل ۱۹۰۶ء مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان۔

کیا سردار راجندر سنگہہ نے قسم پر آمادگی جتلائی؟ کیا سردار مذکور نے اخبار مین اقرار شایع کرایا؟ کیا راجندر سنگہہ صاحب نے اس طریق امتحان کی جرأت دکہلائی؟ ہم ان سوالون کا جواب یہودی صفت انسانون سے ہی پوچہتے ہین وہ بتائین کہ سکہہ قوم پر اس سے زیادہ بہتر طور پر اتمام حجت کس طرح ہو سکتی تہی۔ اور آج تک ان مدعیان اسلام اور حامیان سنت خیر الانام علیہ السلام کی طرف سے بہی کبہی ایسی حجت ادیان باطلہ پر پیش ہوئی؟ ہندو پنجاب مین بڑی بڑی کفر کی منڈیان ہین جن مین بڑے بڑے گرانڈیل اونچی اونچی دوکانون پر بیٹہے کفر فروشی کرتے رہتے ہین۔ کبہی کسی تاجر کفر صوفی ہو زاہد گدی نشین ہو یا تکیہ نشین سجادہ نشین ہو یا حجرہ نشین مولوی ہو یا سجادہ فاضل ہو یا عالم شیخ الکل ہو یا امیر الکل نے یہہ نمونہ خدانمائی اور خداترسی اور خداوانی اور اپنی حالت ایمانی کا دکہا کر ایسی نمایان خدمت اسلام کر دکہائی؟ ایک کا تو نام لو۔ ایک تو ایسی نظیر پیشکرو؟ اگر نہین کرو گے اور ہرگز نہین کرسکوگے ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا" تو فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکفرین" خدا کے غضب سے اور اوسکے دردناک عذاب سے ڈرجاؤ اب بھی در توبہ کہلا ہے۔ باز آجاؤ۔ ورنہ رونا اور دانت پیسنا تمہارا کام ہوگا۔ اور پہر کچہہ نہ بن سکیگا ؀

من از بہر رعیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر این روز است ای دانا ہشیارے

ریویوز

محرم

اخویم مرزا نذر علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور ہمیشہ احقاق حق وابطال باطل مین قلمے درمے وقدمے کوشان رہتے ہین۔ آپ شیعیت کی خطرناک بدعات کا پرزور دلائل کے ساتہہ مقابلہ کرتے ہین بہت سے رسائل تصنیف فرماچکے ہین۔ چونکہ آپ بھی شیعہ تہے اور اب احمدی ہین اسلئے عقائد شیعہ سے بخوبی واقف ہین۔ اس لئے آپ چند کتابین رسالہ فدک۔ حدیث الثقلین۔ النظر۔ البشر سے وغیرہ شایع فرماچکے ہین اب ایک جدید رسالہ "محرم" نام سے شایع کیا ہے جس مین محرم کی اون رسومات خلاف شریعت کو جو اہل شیعہ صاحبان مین بڑے زور شور سے ادا کیجاتی ہین شیعہ حضرات کی کتابون اور ان کے بزرگون کے اقوال سے ثابت کردکہایا ہے کہ وہ باعث ناراضی خدا و رسول وشیطان کو خوش کرنیوالی ہین۔ نقلی بحث کے علاوہ عقلی دلائل بھی زبردست دیئے ہین اور ساتہہ ہی مشاہدات بھی پیش کئے ہین۔ اگر معلم الفطرت شیعہ اس رسالہ کو ملاحظہ فرمائینگے

تو انشاء اللہ بہت ہدایت پائینگے۔ بشرطیکہ تعصب کو چھوڑ دین۔ یہہ رسالہ معہ دیگر تمام رسائل روشن‌ضمیر مصنف سے محلہ چڑوہ کوبان شہر پشاور کے پتہ سے طلب کرین۔

تبلیغی خط

سلسلہ احمدیہ کے مشہور اہل قلم مولوی سید صادق حسین صاحب اٹاوی مختار عدالت کلکٹری اور انجمن احمدیہ اٹاوہ کے سکرٹری نے ایک خط اپنے کسی عزیز کے نام بجواب چند سوالات عزیز کے بطور تبلیغ لکھا تھا۔ جس مین وفات مسیح و ختم نبوت و صداقت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر عمدہ دلائل و بکثر بحث کی تھی۔ عوام کے فائدہ کے لئے سید صاحب موصوف نے اس خط کو ٹریکٹ کی شکل مین شایع کردیا ہے۔ جس سے بہت لوگون کو فائدہ پہونچیگا۔ بشرطیکہ وہ متقی صادق ہون نہ کہ کاذب جس صاحب کو ضرورت ہو وہ ۲/ پائی کا ٹکٹ برائے محصولڈاک بھیجکر مولوی صاحب سے اٹاوہ کے پتہ پر طلب کرے۔ تو رسالہ مفت بھیجدینگے۔

لاجواب

رد نصاریٰ مین لکھی گئی ہے۔ طرز نرالا ہے۔ اس مین ایک تمہید اور آٹھ باب ہین۔ تمہید مین توریت سے دکھایا گیا ہے کہ مصلوب ملعون ہے۔ نجات دہندہ نہین باب اول مین خداؤن کی تفصیل مسیح کے معنی خدا کے بیٹون کی تفصیل اور مسیحی مفسرین کا یہہ کرتب بھی دکھایا ہے کہ مسلمانون کی ضد مین پیغمبران بنی اسرائیل اور انجیل کے مخالف تفسیر گھڑ لیتے ہین اسواسطے مسیحی تفسیرین بے اعتبار ہین۔ دوسرے باب مین بنی اسمٰعیل کی فضیلت بنی اسرائیل پر توریت سے دکھائی ہے۔ تیسرا باب تحقیق اناجیل مین کہ جو انجیل حضرت عیسےٰ پر الہام ہوئی تھی وہ بقول انجیل قران شریف مین موجود ہے اور یہہ انجیلین جو حضرت عیسےٰ کے بعد لکھی گئین ہین نہ کلام خدا ہین اور نہ ان کے لکھنے والے پیغمبرون مین داخل ہوسکتے ہین اور یہہ بھی دکھایا ہے کہ یہوداہ اسکریوطی حضرت عیسےٰ کے بعد زندہ تھا اور اس نے انجیل بھی لکھی ہے۔ چوتھا باب تحقیق روح القدس۔ مین اسی آخری روح القدس کی تردید مین بیشمار انجیل کی آیتین پیش کی گئین ہین۔ پانچوان باب تعلیم عیسوی مین۔ جتنے جو تعلیم حضرت عیسےٰ نے دی ہے وہ اسلام اور شریعت موسوی کے مطابق دی ہے اور یہہ مسیحی مذہب حضرت عیسےٰ یا ان کے حواریون کا ایجاد نہین بلکہ پولوس نے [illegible] ایجاد کیا ہے جو کہ یروشلم سے تین سو میل کے فاصلہ پر ستھے۔ چھٹے باب مین پولوس رسول کی سوانحعمری ہے جس مین تمام جھوٹ و فریب کے عجائبات بھرے پڑے ہین کہ انہون نے کن کن فریبون سے مسیحی مذہب ایجاد کیا تھا اور لوقا مقدس نے شیطانی کرشمہ کو نور ربانی کے دکھایا تھا۔ ساتوین باب مین بشارات احمدی ہین جن بشارات پر پادری صاحبان نے رد و قدح کیا تھا اون کی تردید بائبل سے پیش کی ہے۔ آٹھوین باب مین پادری احمد شاہ مصنف امہات المومنین اور مصنف لاجواب کا مباحثہ ہے اور مباحثہ اسی بات پر ہوا تھا کہ حضرت عیسےٰ مصلوب نہین۔

غرض یہہ کتاب ہر طرح سے لاجواب ہے اور ہر ایک مسئلہ مین مسیحیون کا منہ بند کیا گیا ہے۔ اور طرح طرح کی انجیل کی ناروا تعلیم دکھائی ہے کہ جو مسیح سے محبت نہ رکھے وہان کے حیوان و انسان کو مار ڈالا جائے اور مکر مین دونون جہان کی خوشی ہے اور ظاہر ہے کہ یہہ اعتراض مسیحی اور ون پر کرتے تھے غرض کہ لاجواب کے دیکھنے کی ہر شخص کو ضرورت ہے مسیحیون کو چاہیے کہ لاجواب کو مدرسہ علم الہی مین شامل کرین۔ اور اہل اسلام۔ اسلام کی صداقت اور مسیحی مذہب کی بطالت اپنی آنکھون سے دیکھ لین۔ قیمت ۸/ علاوہ محصولڈاک ہے لکھائی چھپائی کاغذ اچھا نہین ہے۔ اور قیمت بھی ہمارے خیال مین زیادہ ہے۔

ملنے کا پتہ شہر جالندھر مولوی حسن علی شیخ غلام محمد سے طلب کرو

باوا نانک صاحب کا مذہب

مصنفہ ہمعصر اڈیٹر صاحب "نور" آگسٹ ۱۵ء ماہ

حال کے پرچے مین خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے مقیم لندن کے مطولانی مندرجہ مخزن کا جس مین ایم۔ اے خواجہ نے ایک رسمی بنا پر باوا نانک صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق اپنے محدود خیالات کا اظہار کرکے یہہ رائے لکھ ماری تھی کہ "باوا نانک مذہب و ملت کی قیود سے پاک تھا" جواب مدلل بربنا واقعات صحیحہ و روایات صریحہ و اقوال صادقہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ دیگر براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے ثابت کردکھایا ہے۔ کہ عالیجناب باوا نانک صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک مرد کامل باخدا اور پابند مذہب سچے مسلمان تھے۔ اور اس منافقانہ صفت "دو با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام" سے وہ پاک تھے۔ ایسے باخدا انسان راستباز حق گو کو مذہب ظاہر کرنا ہمارے خیال مین

ایک اخلاقی توہین ہے اور جناب باوا نانک صاحب کی ہتک اور ان کی معزز قوم کی تضحیک۔ ہر دلعزیز ہونا بجز ایک منافق انسان کے دوسرے شخص کا کام نہیں۔ ایڈیٹر صاحب "نور" مسلمہ کی قلم میں اپنے بھائی سکھوں کی سچی خدمت گذاری کا وفاداری کے ساتھہ پورا جوش ہے۔ ہمارے خیال میں یہہ مضمون "نور" سے ایک ٹریکٹ کی صورت میں گورمکھی حروف میں شایع ہونا چاہیے۔ اس ڈفنیس کا اجر عظیم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کو خداوند کریم عطا فرماوے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ آمین۔

المعین امرتسر سے ضمانت طلب

یہہ خبر افسوس اور تعجب کے ساتھہ اخباری دنیا میں سنی جاویگی کہ معزز ہمعصر "المعین" امرتسر سے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع امرتسر نے بلا وجہ موجبہ ڈیڑہ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کرلی ہے۔ سنا گیا ہے کہ صاحب ممدوح نے صرف یہہ حکم دیا ہے کہ المعین چونکہ پولیٹکل مضامین لکھتا ہے اس لیے اسکا سابقہ ڈکلریشن منظور شدہ نامنظور کیا جاتا ہے اور آیندہ ڈیڑہ ہزار کی ضمانت داخل کرنے تک اخبار مذکور بند رکھا جاوے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قانون جدید یعنے پریس ایکٹ کی کون سی دفعہ کے مطابق اپنا سابقہ حکم منظور شدہ نامنظور کر کے جدید حکم ادخال ضمانت کا دیا ہے۔ جہانتک علم ہے۔ اور وہ بربنا پریس ایکٹ ہے ہمیں تو کوئی ایسی دفعہ پریس ایکٹ میں نظر نہیں آتی جس کا یہہ منشا ہو کہ بعد اجراء اخبار کوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بغیر حکم لوکل گورنمنٹ خود بخود ہی ضمانت لے سکتا ہے۔ کیا تو ہم کے آنریبل ممبروں میں سے کوئی ایسا نہیں جو اس قضیہ نامرضیہ پریس ایکٹ کی آئے دن کی بے فائدہ ... کو ان بن کہہ سنکر ختم کرا دے؟ ہم بڑے زور سے جملہ خواہان قوم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسے بے ریا اخبار کی زندگی قایم رکھنے میں اپنی زندہ دلی کا ثبوت دینگے۔

درخواست دعاء جنازہ

اخویم ایس۔ ایم یوسف صاحب ہیڈ وار کمسریٹ کیمپ انبالہ کا چہار سالہ بچہ فوت ہوگیا ہے۔ مرحوم کے وفات سے والدین اور اقربا کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ خدا تعالے مرحوم کو اپنے والدین کے لئے توشۂ آخرت بنادے۔ اور اس کا کوئی نعم البدل زندہ رہنے والا بچہ عطا فرماوے۔ آمین۔ ناظرین سے درخواست دعاء جنازہ غائب ہے۔ اور نیز یہہ کہ والدین کے لئے صبر و استقلال کی دعاء فرماویں کہ اللہ رحیم و کریم اپنی مہربانی سے شیخ صاحب اور مرحوم کی والدہ کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہمارے مقدمات

جن مقدمات پیشیوں کا ذکر اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ کیا گیا ہے جن کی آخری فیصلہ کی تاریخ ۱۵ اکتوبر مقرر تھی۔ بحمد اللہ کہ وہ ہر دو مقدمات ۱۵ اکتوبر کو عاجز خادم الحق کے حق میں فیصلہ ہوگئے۔ ایک ملزم نے جس کی طرف سے دو وکیل تھے زر پیشگی معہ خرچہ مقدمہ ادا کر دیا اور معافی مانگ لی۔ دوسرے کو حکماً الحق پریس میں تا ادائے کل زر پیشگی کام کرنے کو مجبور کیا گیا۔ اور وہ اب کام کرتا ہے۔ یہہ اخبار اسی نے چہاپا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس مرحلہ کو اللہ نے میرے لیے محض اپنے فضل سے آسان کر کے حق بحقدار رسید والا معاملہ کیا۔

ایک بشارت

برادرم منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین کرنالوی کو خدا نے دوسری شادی سے فرزند عطا کیا ہے۔ احباب دعاء صحت والدہ مولود و عمر درازی مولود مسعود فرما کر ثواب حاصل کریں۔ ہم منشی صاحب کو اس مبارک بیٹے کی پیدائش پر مبارکباد دیتے ہیں خدا انکو سچا مسلمان بنا دے۔ آمین۔

درخواست دعاء

اخویم چودہری غلام احمد صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر جالندہر بعارضہ خلل دماغ مبتلا اور اپنے وطن مالوف میں مقیم ہیں۔ احباب خاص طور پر چودہری صاحب کے لئے دعاء صحت فرماویں آپ ایک جوان صالح اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص ممبر ہیں۔ اللہ تعالے شافی مطلق آپ کو جلد تر صحت عاجل عطا فرماوے۔ آمین۔

دہلی کی میونسپل کمیٹی کا نیا دور دورہ

۸ اکتوبر کو دہلی کی میونسپل کمیٹی کا ٹاون ہال میں اجلاس ہوا۔ چیرمین مسٹر بیڈن ڈپٹی کمشنر نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا کہ جلد ہی سول لائن کی علیحدہ کمیٹی بنانی پڑیگی سول لائن اسوقت کافی حصہ ٹیکس کا ادا نہیں کرتی اور جب گورنمنٹ ہند دہلی میں آ جائیگی تو حفظان صحت کی موجودہ حالت سے مطمئن نہ ہوگی قیاس یہہ ہے کہ دفتین پاکر دہلی میں بھی ایک بہار جی کا ریوز ہو جائیگا۔ اور بمبئی کی طرح اس کی ترقی کے لئے ایک ٹرسٹ قایم کیا جائیگا۔ ... پر انہوں نے اعلان کیا کہ دہلی میونسپلٹی کے ہر ایک ممبر کو دربار کا تمغہ ملیگا۔

نظم مشفقانہ

ہوگیا کیا تم کو اے علمائے حال　　کھو دیا کیون دل سے خوف ذوالجلال
اور شریعت کو کیا کیون پائمال　　کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال
دل مین اٹھتے ہین مرے سو سو ابال

حضرت آدم سے لے تا اس زمان　　ہوگئے زیر زمین سب بے گمان
پر مسیح زندہ رہا کب یہ ہی جان　　یہ تو رہنے کا نہین پیارو مکان
چل بسے سب انبیا و راستان

مرگیا جو کوئی پھر آیا نہین!!　　آنا تو کیسا نشان پایا نہین!!
کیا رسول حق نے فرمایا نہین!!　　کوئی مردون سے کبھی آیا نہین!
یہ تو قرآن نے بھی بتلایا نہین

وہ نبی تھا بندہ اللہ تھا　　دیکھ لو کشمیر مین وہ مرچکا
آسمان پر خواہ مخواہ اس کو بٹھا　　کیون بنایا ابن مریم کو خدا
سب بنت اللہ سے وہ کیون باہر رہا

کیون کیا اسلام کو تم نے حقیر　　کس لئے منظور کی راہ خطیر
پیٹتے ہو کیون نصاری کی لکیر　　کیون بنایا اس کو باشان کبیر
غیب دان خالق و حی و قدیر

کیا مزا الا ہے عقیدہ دہرسا!!　　کیون نہین آتی تمہین اس سے حیا!!
مولوی صاحب یہ تم کہتے ہو کیا　　ہے وہی اکثر پرندون کا خدا!
اس عقیدہ دانی پہ تیری مرحبا

کیا یہی اسلام کی تائید ہے　　مصطفےٰ کی کیا یہی تمجید ہے
کیا الوہیت کی یہ تفرید ہے　　مولوی صاحب! یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

کیا یہی اسلام کا اعزاز تھا　　اور خدائی کا یہی اعجاز تھا
ابن مریم اسمین کیون ممتاز تھا　　کیا یہی توحید حق کا راز تھا
جس پہ برسون سے تمہین ایک ناز تھا

تم نے ایک بندہ کو دین خوبیان　　واسطے اپنے خدا نے کی بیان
کیا یہی اسلام و دین لقب ہین ہان　　کیا بشر مین ہے خدائی کا نشان!
[illegible] ہے گمان سے الامان

اور کہتا ہین نا دو مرتے دو دوش پر　　مار تا ہے [illegible] پا پوشش پر
[illegible] ایک کے [illegible] پر　　ہے تعجب آپ کے اس جوش پر

فہم پر اور عقل پر اور ہوش پر

لیے چوڑے رکھے کے القاب و خطاب　　اور بن کر مقتدا سے شیخ و شاب
حق کو باطل مے سدا کرنا خراب　　کیون نظر آتا نہین یہ انقلاب
پڑ گئے کیسے یہ آنکھون پر حجاب

تم سے سیکھا ہے کہنے راہ پر خطا　　مومنون پر جو کرو تکفیر و سب
غیبت و بہتان فریب و افترا　　کیا یہی تعلیم قرآن مجید ہے
کچھ تو آخر چاہئے خوف خدا

دعوئے توحید یا رب الامان　　روز و شب تسبیح ہے ورد زبان
کچھ نہین معلوم یہ راز نہان　　مومنون پر کفر کا کیون گمان
ہے یہ کیا ایمان دارون کے نشان

لاؤ تم اسپر بھی دل سے یقین　　ہے سراسر صدق کذب اسمین نہین
ہم ہین بندے خالق جان آفرین　　ہم تو رکھتے ہین مسلمانون کا دین
دل سے ہین خدام ختم المرسلین

جسقدر اللہ کا فرمان ہے!!!　　یا کہ حکم شاہ دو جہان ہے
یا مطابق آیت قرآن ہے!!　　سامنے حکمون پہ ہمین ایمان ہے
جان و دل اسکی راہ ہین قربان ہے

آپ ہی بہکے ہو تم راہ صواب　　اور ناحق ہوگئے جل کر کباب
کیون غصے کیا تم کو شراب　　جو ہمین دیتے ہو کافر کا خطاب
کیون تمہین لوگو نہین خوف عقاب

عالم و درویش سجادہ نشین　　ہے بھرا سب مین نساد و بغض و کین
منہ مین رحمن دل مین شیطان لعین　　سخت شوری او فساد اندر زمین
رحم کن بر خلق اے جان آفرین

مسلمان ثنائی

یہ رسالہ [illegible] جون جولائی [illegible]

[illegible] رسالہ احمدی کا متعدد [illegible] عنوان سے [illegible] رسالہ چھپا ہوا [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] چھپی باقی ہے جو [illegible] یعنی حضرت [illegible]
[illegible] ۱۵ اپریل [illegible] ثناء اللہ [illegible]
[illegible] ۱۵ اپریل [illegible] کس [illegible]
[illegible]